رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۷

هو العلیم الحکیم

العلم علمان علم الابدان و علم الادیان

طب و جدید عالمگیر کا نہایت دلچسپ اور مفید

ماہوار رسالہ

اطباء کو دواؤں کے بنانے کے کلیات سکھانے والا

تبصرۃ الاطباء

جلد ۲	مدیر حکیم احمد الدین معہ جدید طب جدید	نمبر ۶

مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی۔ ڈاکٹری۔ ویدک۔ ہومیو پیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ و منقدانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ مسائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہے۔

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات۔ جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) مایوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر پتہ ذیل پر ہونی چاہئے۔

حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت

شاہدرہ۔ لاہور

گلزار ہند سٹیم پریس لاہور میں باہتمام ایس احمد علی چشتی پرنٹر چھپا اور حکیم احمد الدین پبلشر نے شائع کیا

قواعد رسالہ

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ٹھیک یکم تاریخ کو دفتر سے شائع ہو جاتا ہے۔ جن اصحاب کو رسالہ وقت پر نہ ملے تو دس تاریخ تک بھی اطلاع دیکر رسالہ منگوا سکتے ہیں۔ جو بیرنگ روانہ ہوگا۔ لیکن دس تاریخ کے بعد درخواست آنے پر قیمتاً مل سکیگا۔

(۲) عام سالانہ قیمت تین روپیہ۔ ممبران انجمن سے پانچ روپیہ سے دس روپیہ تک حسب استطاعت جو کہ ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں ہے۔ قیمت فی پرچہ ۴ ؎

(۳) قیمت سالانہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا وی۔ پی ارسال کرنے کی اجازت بخشیں۔ بلا اجازت کسی نئے خریدار کے نام رسالہ وی پی نہ ہوگا۔ منی آرڈر نہ بھیجنے میں خریداروں کا خرچ ۲ رہے۔ لیکن وی پی کی وصولی میں ۴ خرچ ہوگا۔ پس اتنا فائدہ سوچ لیں۔

(۴) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے۔ لیکن تشخیصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں۔ وہ سوالات اگر عام اطباء سے ہوں۔ تو دو آنہ فی سوال اور اگر مدیر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی سوال اسکے ہمراہ بھیجنا ضروری ہوگا ورنہ تلف کر دیئے جائینگے۔ البتہ ممبران انجمن خادم الحکمت کے اپنے اور انکے اہل وعیال کے متعلق ایسے سوالات بھی مفت درج ہو سکتے ہیں۔

(۵) عام طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاک خانہ میں اطلاع کر دینی چاہئے۔ اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی ہو۔ تو دفتر کو آگاہ فرما دیا کریں۔ تاکہ آپکا پتہ تبدیل کر دیا جائے ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ وار نہیں۔

(۶) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

(۷) نمونہ کا پرچہ ساڑھے چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکتا ہے۔ منیجر

مسلسل مضمون　　# حفظ صحت　　از مدیر

حفظ صحت کے لحاظ سے دو فریق غلطی پر ہیں جو گوشت خور اور دیگر محرک غذاؤں کے عادی ہیں۔ انکو چاہئے کہ آہستہ آہستہ دال۔ ساگ وغیرہ اشیاء کی بھی عادت کیا کریں۔ اور جو لوگ ہمیشہ سبزیوں پر ہی گذارہ رکھتے ہیں وہ ضرور کبھی کبھی انڈے گوشت وغیرہ محرک اشیاء کا بھی استعمال رکھا کریں۔ جو لوگ صرف چاولوں پر گذارہ کرتے ہیں انکو چاہئے کہ کبھی کبھی گیہوں کا بھی استعمال کیا کریں اور جو ہمیشہ گیہوں ہی کھایا کرتے ہیں۔ انہیں کبھی کبھی چاول بھی کھانے چاہئے۔ علےٰ ہذا القیاس ہر ایک اناج اور ہر قسم کے میووں کا استعمال حتے الوسع رکھیں۔ اس طریق پر عامل ہونے سے صحت بہت ترقی کرتی ہے۔ اور بدن مضبوط ہوتا ہے۔

اسی طرح سردی اور گرمی دونوں کی عادت ہونی چاہئے۔ جس کو صرف ایک ہی کیفیت سے متکیف ہونے کی عادت ہے۔ وہ دوسری کیفیت سے متاثر ہونیکی عادت پیدا کرے تاکہ بوقت مجبوری کے وہ کیفیت اسے نقصان اور ضرر نہ دے۔

پھر علاوہ ازیں جماع اور ترک جماع۔ اور نیند اور بیداری۔ حرکت اور سکون ہر ایک ضرورت میں اعتدال کو قائم رکھے ورنہ ان میں سے جس کی طرف زیادہ رجحان ہوگا اس کی عادت ہوکر اسکے خلاف کرنے سے کوئی نہ کوئی مرض پیدا ہو جائیگی۔ مثلاً اگر جلد جلد جماع کی عادت کرلیگا تو علاوہ اعضاء جماعیہ کے ذکی الحس ہوکر سرعت کی مرض پیدا ہوجانے کے جب کبھی کسی مجبوری کی وجہ سے چند یوم جماع میسر نہ آئیگا تو فوراً جریان و احتلام کی امراض پیدا ہو جائینگی۔ علےٰ ہذا اسکے برعکس عادت کرنے سے ضعف باہ یقینی ہے۔ اسی طرح جو شخص سراسر نیند کا عادی ہو جائیگا اسکو بوقت ضرورت جاگنے سے اعضاء شکنی اور دیگر خلاف صحت عوارضات پیدا ہو جائینگے۔ لیکن اس کے برعکس جو زیادہ بیداری کی عادت پیدا کریگا اسے سہر (بیخوابی) کی مرض پیدا ہو جائیگی۔ اسی طرح ہمیشہ کا سکون اور

ہمیشہ کی محنت و مشقت بھی باعث پیدائش امراض ہو جایا کرتی ہیں۔ جن کی تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں۔ بات یہ ہے کہ طبیعت مدبرہ بدن تب ہی اعتدال پذیر رہ سکتی ہے جبکہ ہم اپنے ہر ایک کام میں اعتدال رکھیں۔ نہ تو کسی خاص بات کی طرف زیادہ رجحان کر کے اس کے عادی بنیں اور نہ اس کے خلاف بات کو بالکل ترک کر کے طبیعت کو اس سے غیر مانوس بنائیں۔

آب و ہوا کے متعلق بھی اس عادت کا بہت ہی اثر ہوتا ہے۔ مثلاً بعض لوگ اندر بند مکانات میں رہنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ جس سے انکے پھیپھڑے اور جگر و معدہ وغیرہ اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں۔ پھر اگر وہ کبھی یک لخت کھلی ہوا زیادہ کھائینگے تو انکے پھیپھڑے زیادہ متحرک ہو کر نفث الدم پیدا ہو جائیگا۔ اسی طرح بعض لوگ پہاڑوں میں نہایت اچھی آب و ہوا میں ہمیشہ رہنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ وہ جب کبھی میدانی علاقوں میں آتے ہیں تو انکی صحت میں ایک دفعہ ضرور تزلزل واقع ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر وہ لوگ بلے سفر میں یک لخت آب و ہوا کی تبدیلی سے بیمار ہو جاتے ہیں۔ جو اپنے آپکو ایک ہی قسم کی آب و ہوا کے عادی بنا لیتے ہیں۔ لیکن جو لوگ عموماً تبدیل آب و ہوا کے عادی ہوتے ہیں وہ خواہ کہاں جائیں انکے جسم میں کوئی انقلاب پیدا نہ ہوگا۔ لہذا وہ تبدیل آب و ہوا سے بیمار نہ ہونگے۔ بشرطیکہ انکو کوئی خفیہ مرض مستقل طور پر نہ ہو۔ کیونکہ جس شخص کا کوئی خاص عضو کسی خفیہ مرض مزمن میں مبتلا ہوگا۔ وہ اپنے مخالف اثرات سے ممکن ہے کہ زیادہ ماؤف ہو جائے لیکن تاہم جو شخص آہستہ آہستہ ان اثرات کا متحمل ہوتا جائیگا نسبتاً اسکا وہ عضو بغیر کسی اور دوا کے صحت کی طرف زیادہ مائل رہیگا۔

مسلسل مضمون

علاج الامراض

از مدیر رسالہ

جوڑنا یعنی کپا زیڑی کرنا۔ یا سیسہ کے برتنوں میں کھانا یا پینا جیسے بعض لوگ موسم گرما میں سیسہ کی صراحیوں میں پانی پیا کرتے ہیں۔ یا تازہ رنگ کئے ہوئے مکان میں سونا وغیرہ۔

علامات۔ علاوہ دیگر علامات، درد وغیرہ کے علامات خصوصی یہ ہیں پیٹ کھچا ہوا اور تنا ہوا ہوتا ہے۔ نخاع اور ہاتھ پاؤں میں بھی درد ہوتا ہے کلائی کے عضلات (پچھلیوں) میں استرخاء پیدا ہو جاتا ہے اور مریض اپنے آپ کو بہت کمزور معلوم کرتا ہے۔ اور مریض کے مسوڑوں پر نیلی لکیر پڑ جاتی ہے۔

علاج۔ اسکا علاج بعینہ درد نحاسی کی طرح کرنا چاہئے۔ وہی تمام ادویہ اور تجاویز اس میں بھی مفید اور موثر ہیں۔ الا اس میں مریض چونکہ بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اور اعصاب میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔ اس لئے علاوہ دیگر تدابیر کے مقویات کا استعمال بھی ضروری ہے۔ اس واسطے درد رفع ہونے کے بعد کچلہ کا استعمال ضرور چند یوم تک کرانا چاہئے۔ اس سے علاوہ نخاع کو فائدہ ہونے اور اعصاب کی حس و حرکت قائم ہونے کے تمام جسمانی طاقت بھی بحال ہو جاتی ہے۔

فصل سولہویں ۱۶

وجع الکلیہ یعنی درد گردہ میں۔ اس درد کی دو قسمیں ہیں۔ اول وہ جو خاص گردہ میں پیدا ہو۔ دوم وہ جو گردہ کی نالی (حالب) میں جس راہ سے پیشاب مثانہ میں جاتا ہے پیدا ہو۔

علامات۔ قسم اول میں گردہ کے مقام پر عموماً نرم نرم درد رہتا ہے محنت دوڑنے۔ پیدل سفر کرنے۔ گھوڑے وغیرہ کی سواری۔ بار اٹھانے وغیرہ سے درد میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ اس درد کا اشتباہ وجع القطن (درد کمر) کے ساتھ اکثر

ہوتا ہے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ جب دونوں گردوں میں درد ہو۔ اس کی تشخیص اس طرح ہے کہ درد کمر میں سوائے درد کے اور کوئی خاص علامات پیدا نہیں ہوتی ہیں لیکن درد گردہ چونکہ کسی نہ کسی دوسری مرض کے ماتحت بطور علامت کے پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے ان امراض کی مخصوصہ علامات میں سے خاص خاص علامات جب اس مرض کے جس کی وجہ سے یہ درد پیدا ہوگا۔ موجود ہونگی جن سے صاف طور پر اس مرض کو تشخیص کر لینا کچھ مشکل نہ ہوگا۔ خصوصاً اگر ایک گردہ میں درد ہوگا تو مریض خود ہی بتلا دیگا۔ کہ کمر کی ایک طرف درد رہتا ہے۔ اس واسطے پہلا سوال ایسی دردوں میں تعین مقام درد کے متعلق کرنا چاہیئے۔ بعد ازاں گردہ کی امراض کی مخصوصہ علامات میں سے کسی علامت خاصہ کو تلاش کرنا چاہیئے۔

اسباب۔ مرض سوزش کلیہ۔ ورم کلیہ۔ رمل کلیہ۔ حصات کلیہ۔

علاج۔ اصل مرض کا علاج کرنے سے درد گردہ کو خود بخود آرام ہو جاتا ہے

قسم دوم کی علامات یہ ہیں۔ کہ میں گردہ کے مقام پر تکلیف قسم کا درد اُٹھتا ہے جس کی ٹیسیں مثانہ۔ خصیہ۔ قضیب۔ اور کنج ران کی طرف جاتی ہیں۔ اس قسم کا درد بہت شدید ہوتا ہے جس سے انسان مذبوحہ جانور کی طرح لوٹ پوٹ ہوتا ہے۔ عموماً بخار بھی درمیانہ درجہ کا ساتھ ہو جاتا ہے۔ پیشاب کی حاجت مریض کو بار بار ہوتی ہے۔ لیکن آتا نہیں یا کھل کر نہیں آتا۔ بلکہ قطرہ قطرہ کی صورت میں آتا ہے۔ اور پیشاب خون آمیز آتا ہے۔ مریض کی نبض باریک اور کمزور چلتی ہے۔ متلی اور قے ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ جانب ماؤف کا خصیہ اوپر کو چڑھ جاتا ہے۔

اسباب۔ اس درد کا سبب صرف حصات الکلیہ (گردہ کی پتھری) ہی ہے۔ کیونکہ جس وقت کوئی سنگریزہ گردہ سے نکل کر حالب یعنی گردہ و مثانہ کی درمیانی نالی میں چلا جاتا ہے تو وہاں پھنسکر اور خراش و تشنج پیدا کر کے درد کا باعث ہوتا ہے۔ اور جب تک وہ پتھری اس نالی میں رہتی ہے درد کا دورہ موجود رہتا ہے۔ لیکن جب وہ پتھری مثانہ میں گر پڑتی ہے یا واپس گردہ میں چلی جاتی ہے تو

درد موقوف ہو جاتا ہے۔

تشخیص مرض ۔چونکہ اس درد کا اشتباہ اکثر درد معدہ۔ درد جگر۔ درد امعاء کے ساتھ ہو جاتا ہے۔اس واسطے معالج کو اس کی تشخیص کر لینا ضروری ہے ۔جو ہر ایک مرض کی علامات مخصوصہ کے امتیاز کرنے سے بخوبی ہو سکتی ہے۔چنانچہ درد معدہ میں مقام درد معدہ ہوگا ۔جو کوڑی کی جگہ سے نافہ تک ہے ۔نیز اس کے ساتھ نفخ معدہ اور بدہضمی کی علامات ہونگی ۔ اور درد جگر میں درد کا مقام دائیں طرف کی نویں اور دسویں پسلیوں کی کریوں کے نیچے ہوتا ہے ۔ دبانے سے بھی وہی مقام ماؤف درد ناک معلوم ہوتا ہے۔اور اکثر درد کے بعد تھوڑا بہتا یرقان بھی ہو جاتا ہے۔

درد امعاء میں درد ناف کے ارد گرد ہوتا ہے اور نفخ وغیرہ علامات ظاہر ہوتی ہیں ۔نیز ان تینوں امراض میں درد گردہ کی خصوصی علامات مثلاً پیشاب کی روکاوٹ اور پیشاب کا خون آمیز آنا بالکل نہیں ہوا کرتیں ۔ علاوہ ازیں مقام درد گردوں کا مقام ہوگا ۔پھر یہ درد مثانہ کی طرف کو جائیگا ۔اور ران کی طرف ٹیسیں پڑینگی وغیرہ وغیرہ

انجام مرض پہلی قسم کے درد کا انجام حسب اس کی اصل مرض کے ہوگا جسکا بیان ان امراض کے ضمن میں لکھا جائیگا ۔لیکن قسم دوم یعنی پتھری والی درد کا انجام حسب ذیل ہے۔

اگر پتھری چھوٹی ہو اور گردہ میں صرف وہی ایک ہی پتھری پیدا ہوئی ہو تو بہت جلدی خارج ہو کر خود بخود آرام ہو جاتا ہے اور پھر دورہ مرض دوبارہ نہیں ہو سکتا لیکن اگر پتھریاں متعدد ہوں تو وقتاً فوقتاً خارج ہو کر دورہ مرض ہو جایا کرتا ہے نیز اگر پتھری بڑی ہو یا بار بار پتھریاں نکلیں تو اکثر گردہ کے دہانے میں خراش ہو کر ورم پیدا ہو جایا کرتا ہے ۔اور اکثر ورم میں پیپ پڑ کر بار بار لرزہ سے بخار چڑھ جاتا ہے ۔اور انجام اچھا نہیں ہوتا ۔کبھی گردہ کے دہانہ میں پتھری پھنس کر یا ورم کی زیادتی سے پیشاب گردہ میں بند ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح گردہ پھیل کر اپنے حجم سے بڑھ جاتا ہے ۔پھر اگر پیشاب کسی طرح خارج نہ ہو سکے تو پیشاب کے اجزاء خون میں جذب ہو کر دماغ پر برا اثر کر کے بیہوشی ہذیان اور تشنج کے ذریعہ موت کا

باعث بنتے ہیں۔

علاج۔ اسکا علاج اول تو طبیعت خود بخود کرتی ہے۔ چنانچہ قے اور تہوع (ابکائیاں) کا ہونا اس مرض میں اسی وجہ سے ہے کہ تا پتھری نالی سے خارج ہو جائے لیکن عموماً قے وغیرہ کے زور سے پتھری پھر گردہ میں واپس چلی جاتی ہے۔ کیونکہ قے اور تہوع کی کشش اوپر کو ہوتی ہے۔ اگرچہ پتھری کے واپس گردہ میں آجانے سے بھی دورہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ مگر وہ پتھری پھر خارج ہو کر باعث درد بنتی ہے۔ دوسرا علاج جو طبیعت مدبرہ بدن کرتی ہے۔ وہ مریض کا قلق و اضطراب ہے۔ کبھی اُٹھنا کبھی بیٹھ جانا کبھی لیٹ جانا کبھی ایک کروٹ سے دوسری کروٹ کو بدلنا وغیرہ اور بار بار پیشاب کی حاجت کا ہونا۔ سو اکثر یہ طریق ہی زیادہ مفید اور موثر ہو جایا کرتا ہے کیونکہ اس سے اکثر پتھری آہستہ آہستہ کھسک کر مثانہ میں جا گرتی ہے۔ اور درد کو آرام ہو جایا کرتا ہے۔

لیکن چونکہ معالج کے پاس کوئی ایسا اوزار نہیں جس سے پتھری کو نالی سے فوراً کھینچ لے۔ اس واسطے کوئی فوری کارروائی نہیں کی جا سکتی ہے۔ پس معالج ایسے مریض کو دورہ کے وقت صرف دو قسم کی مدد دے سکتا ہے۔ اول یہ کہ مدرات کا استعمال کرے تاکہ پیشاب زیادہ پیدا ہو کر اپنے زور سے اس پتھری کو دھکیل کر لے جائے۔ دوم یہ کہ تاوقتیکہ پتھری نکلکر آرام حاصل ہو۔ درد کی تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کرے سو یہ کوشش دو طرح پر ہو سکتی ہے۔ اول یہ کہ مخدرات کا استعمال کرے۔ دوسرا یہ کہ مقام درد پر گرمی وغیرہ پہنچا کر ارامالہ کی کوشش کرے سو تینوں تجویزوں کے متعلق کچھ نہ کچھ مختصر سا لکھا جاتا ہے۔ ادویہ پیشاب آور یہ ہیں جو عموماً اس مرض میں استعمال کی جاتی ہیں۔ تخم خیاریں۔ تخم کشوث۔ بلویاں۔ تخم خربوزہ۔ خارخسک۔ تخم قرطم۔ زیرہ سفید۔ تخم کاسنی۔ جوکھار۔ قلمی شورہ۔ تخم بلیون۔ کاکنج وغیرہ وغیرہ۔ ان میں سے جو دوا میسر ہو پانی میں گھوٹ کر شیرہ نکالیں اور مصری ملا کر مریض کو پلائیں۔

مخدرات میں سے افیون۔ سیکران (بذرالبنج) بیخ بلخ وغیرہ ہیں۔ ان میں سے جو میسر ہو

سلسلہ مضمون — علم ادویہ — از موجد طب جدید

جس سے آپ کو پتہ لگ جائیگا کہ کس طرح مقلدان طب یونانی امزجہ کے گورکھ دھندہ میں پھنسکر ایک غلطی نہیں بلکہ کئی غلطیاں کر جاتے ہیں۔

غرضیکہ یہ دوا متوسط مقدار سے زیادہ وزن میں تو سخت قسم کے اسہال اور پیچش لاتی ہے۔ جس سے امعاء کی اندرونی جھلی کٹکر آنے لگتی ہے اور بسا اوقات عروق کے مُنہ کھُل کر صرف خون کے اسہال آنے لگتے ہیں۔ اور کرب و قلق کی انتہا نہیں رہتی۔ قولنج کی طرح کا درد پیدا ہوجاتا ہے۔ مریض ایک حالت پر قرار نہیں پکڑ سکتا وغیرہ وغیرہ۔

اکثر اوقات منعکس طور پر اس کی تاثیر رحم وغیرہ اندرونی اعضا پر پڑکر اسقاط حمل اور سوزش مثانہ وغیرہ پیدا ہوسکتے ہیں۔

انسان اعضاء کے علاوہ اندرونی طور پر کھلانے سے کسی اور عضو پر اس کی کوئی تاثیر نہیں ہوتی۔ البتہ بیرونی طور پر لگانے سے ہر ایک جگہ پر جلن سوزش اور خراش وغیرہ علامات پیدا ہوجاتی ہیں رسوان سے فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے مفصلہ ذیل اعضا پر استعمال ہوسکتی ہے۔

(۱) **جلد**۔ جس کے نیچے کسی اعضاء میں سوزش و اجتماع خون ہو رہا ہو مثلاً ذات الریہ یا ذات الکبد یا ذات الکلیہ وغیرہ کی موجودگی میں درد اور ورم کی جگہ پر اسکو استعمال کرنے سے وہاں کی جلد میں سوزش ہوکر اندرونی عضو پھیپھڑہ یا جگر یا گردہ کی سوزش میں کمی ہوجاتی ہے۔ اور اسی طرح وہ مہلک مرض کمزور ہوکر مریض کی حیات کا باعث بن جاتا ہے۔

(۲) **رحم**۔ جب کسی عورت کے رحم میں سکون اور غفلت اور سستی پیدا ہو جائے یعنی اپنے افعال میں کوتاہی کرے۔ مثلاً ماہواری خون کے اخراج میں کوتاہی کرے یا وضع حمل کے وقت بچہ کو باہر نکالنے کے لئے کافی حرکت سے کام نہ لے یا وضع حمل کے بعد بچہ دان (میشمہ) کو خارج کرنے کے واسطے کوشاں نہ ہو تو ایسے

حالات میں اس دوا کو رحم کے منہ میں بطور شیاف وغیرہ کے استعمال کرنے سے اس کی قوت دافعہ بڑھ جاتی ہے۔ اور عضو رحم اپنے اندر کی اشیاء مثل خون یا بچہ یا مشیمہ کو خارج کرنے کے واسطے سخت طرح کی کوشش کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

(۳) جب دماغ یا اغشیہ دماغ میں سے کسی جگہ سوزش و اجتماع خون ہو جیسے بعض اقسام صداع یا سرسام یا سبات وغیرہ امراض میں ہوتا ہے۔ ایسے موقعہ پر اس دوا کو بطور نسوار کے ناک میں پھونک دینے سے ناک میں خراش و سوزش ہو کر رطوبات دماغیہ ناک سے خارج ہو کر اجتماع دم دماغی میں خفت اور کمی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۴) جب کسی مریض کو دوا قے ہو جاتی ہو اور اسے اسہال لانے کی ضرورت تو ایسے موقعہ پر اس دوا کو بطور شافہ مقعد میں استعمال کرنا یا مطبوخ کر کے پچکاری (حقنہ) کرنا اسہال لانے میں نہایت زود اثر ہے۔

مرکبات

(۱) **رب حنظل** - اندرائن کا ست - تازہ پھل کو کچلکر کسی مضبوط صافی میں ڈال کر نچوڑ لیں - پھر اس عصارہ کو کسی برتن میں ڈال کر پانی کی بھاپ پر غلیظ القوام بنائیں - قدرے غلیظ ہونے پر اس عصارہ کے ہموزن چینی (کھانڈ) ملا دیں جب شہد کے قوام پر آجائے تو آگ سے نیچے اتار لیں اور سرد ہو جانے پر محفوظ کر لیں۔

خوراک - مقوی معدہ و امعاء کے طور پر ۱/۸ رتی سے ۱/۴ رتی تک اور مسہل کے طور پر ایک رتی سے ۲ رتی تک۔

(۲) **شربت اندرائن** حنظل کے تازہ پتے ایک سیر لیکر رات کو تین سیر پانی میں بھگو دیں اور فجر کو جوش دیکر جب نصف رہ جائے تو آگ سے اتار کر صاف کریں اور ایک سیر چینی ملا کر قوام شربت پر لائیں۔

مقدار خوراک - مقوی معدہ و امعاء کے طور پر ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک اور مسہل کے طور پر ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ

(۳) **روغن اندرائن** - تازہ پھل کو کچل کر پانی نکالیں اور پانی سے نصف وزن روغن زیتون یا روغن کنجد ملاکر آگ پر پکائیں جب پانی جل جائے اور صرف تیل رہ جائے تو اتار لیں - یہ تیل عموماً بیرونی طور پر استعمال ہوتا ہے - چنانچہ کانوں میں ثقل سمع وغیرہ کے لئے - اور سر میں ماش کے لئے سقوط شعر یا ابریہ کی مرض میں یا گنج وغیرہ امراض سر میں - مختلف قسم کی دردوں مثل عرق النساء وغیرہ پر مالش کی جاتی ہے - کرم امعاء کے لئے اندر بھی پلایا جا سکتا ہے -

خوراک ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ -

نوٹ - اگر تازہ نہ مل سکے تو خشک حنظل کو ۴ حصہ پانی میں پکائیں - جب نصف رہے تو روغن ایک حصہ (بموزن حنظل) میں پکائیں -

(۴) **حب حنظل** - رب حنظل ایک حصہ - رب صبر ۲ حصہ - سقمونیا نصف حصہ رب بندق نصف حصہ سب کو باہم ملاکر پانی میں گولیاں نخودی بنائیں -

خوراک - ایک گولی سے ۴ گولی تک

سخت قسم کی امراض میں امالہ کے لئے استعمال کی جاتی ہیں - مثل ضیق ما بوادر اعصابی دردیں - داء المفاصل وغیرہ تھوڑے وزن میں قبض دائمی - صداع - مالیخولیا وغیرہ امراض میں دیجاتی ہیں -

نوٹ - شحم حنظل خشک سے اگر کوئی دوا بنانا مطلوب ہو تو اسکے پیسنے میں مبالغہ کریں تاکہ مثل غبار ہو جائے - ورنہ کم پیسنے سے اسکا باریک ہونا مشکل ہے - اور باریک نہ ہو تو معدہ و امعاء میں جاکر اسکے موٹے ذرے ایک ہی جگہ پر چمٹ کر زخم کر دیتے ہیں - جس سے مریض کو کرب اور قلق بہت ہوتا ہے وغیرہ -

(۲۲) الائچی

یہ دو قسم کی ہوتی ہیں - ۱ ایک چھوٹی ایک بڑی - عربی میں چھوٹی کو قاقلہ صغار اور

بڑی کو قاقلہ کبار کہتے ہیں - اُسکے دونو قسم کے درخت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ جو قد میں گز دو گز تک ہوتے ہیں پتے مثل ریحان اور انار کے پتوں کے ہوتے ہیں - انکی پیدائش ملک سالابار - گجرات جنوبی ہند سیلون یعنی لنکا میں ہوتی ہے۔

صفات طبعی - چھوٹی الائچی ۲/۵ سے ۴/۵ انچ لمبی اور بڑی ۱/۲ سے ۳/۴ لمبی ہوتی ہیں - شکل بیضوی مگر عموماً سہ گوشہ اور چھریدار ہوتی ہے - ہر دو قسم کے دانے چھلکوں کے اندر ملفوف ہوتے ہیں - چھوٹی قسم کا چھلکا سفید یا بادامی رنگ ہوتا ہے - اور بڑی قسم کا چھلکا خاکی رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے - ہر دو کا چھلکا بے بو اور بے ذائقہ ہوتا ہے جس میں کوئی تاثیر نہیں ہوتی - چھوٹی قسم کا دانہ عموماً ۱/۸ انچ لمبا اور بڑی قسم کا ۱/۴ انچ تک کے قریب لمبا ہوتا ہے - رنگت دانوں کی باہر سے سیاہ سُرخی مائل اور اندر سے سفید ہوتی ہے - ذائقہ تلخ اور گرم اور خوشبودار ہوتا ہے جس کے کھانے کے بعد منہ سرد ہو جاتا ہے۔

افعال - محرک و مقوی معدہ اور کاسر ریاح - مقوی و مفرح قلب۔

مواقع استعمال - غثیان - تہوع اور قے میں اکثر مفید ہے - نفخ شکم ضعف معدہ مزمن میں بہت مجرب ہے - خفقان قلب میں اسکا استعمال مفید ہے۔

خوراک - ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک -

مرکبات

(۱) **روغن الائچی** - یہ روغن بھی بطور عطر کے اسکے عرق پر سے اُتار لیا جاتا ہے - یعنی الائچی دانہ کا عرق کھینچکر اوپر سے پر وغیرہ کے ذریعہ علیحدہ کیا جاتا ہے - اگر حفاظت سے نکالا جائے تو ایک سیر تازہ دانوں سے تین چار تولہ روغن نکل آتا ہے - قوائد اسکے وہی ہیں جو دانوں کے ہیں - ونن خوراک ۳ قطرہ سے ۵ قطرہ تک مصری یا کھانڈ وغیرہ میں ڈالکر۔

(۲) **اکسیر ریاح** - دانہ الائچی سفید ۲ تولہ - زنجبیل ۱ تولہ - دار صینی و شقر قفل ۴ ماشہ - زیرہ کشمیری ۲ ماشہ ہاون دستہ میں خوب باریک کرکے بطور سفوف کے محفوظ رکھیں۔

خوراک ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک - ضعف معدہ - نفخ معدہ - سردرد موروثی - ہچکی - درد جگر - غثیان قے اور اسہال وغیرہ میں استعمال کرنے سے بہت ہی نافع ہے ہر مطب میں رکھنے کے قابل ہے۔

مسلسل مضمون — افعال الاعضا

جناب حکیم مولوی عبید اللہ صاحب

اوپر کا نوکدار سرا پہلی پسلی سے کسی قدر اونچا ہوتا ہے۔ اور نیچے کا چوڑا حصہ دیافرغما (حجاب حاجز) کی سطح پر رہتا ہے۔ اس کے پہلو کی سطح محدب اور اندرونی طرف سے دبیز ہوتی ہے۔ دایاں پھیپھڑہ بائیں سے کسی قدر بڑا ہوتا ہے۔ وزن میں دایاں قریباً گیارہ چھٹانک اور بایاں دس چھٹانک بتایا جاتا ہے۔ گویا دونوں میں ایک چھٹانک بھر کا فرق ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ دائیں پھیپھڑے پر دو شگاف سے ہوتے ہیں جن سے اس کے تین حصے معلوم ہوتے ہیں۔ اور بائیں پر صرف ایک ہی شگاف ہوتا ہے۔ جو دو حصے معلوم کراتا ہے۔ دونو پھیپھڑے اسفنج کی طرح باریک جھلی کے چھوٹے چھوٹے خانوں سے ملکر بنتے ہیں۔ یہ خانے گویا ہوا کے کیسے ہیں۔ اور ان کو دبانے سے ہوا کی کرکراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ عروق خشنہ انہی میں آکر ختم ہوتے ہیں۔ جو کہ بہت باریک باریک شاخوں میں منقسم ہوتے ہیں۔ نیز ان میں عروق شعریہ دمویہ کا جال بھی پھیلا ہوا ہے تاکہ ہوا کی آمدورفت سے خون صاف ہو۔

اگر ان عروق میں دورانِ خون درست نہ ہو رک رک کر چلے۔ اور اجتماع خون ہو جائے تو ورم پیدا ہو جاتی ہے۔ جسے ورم الریہ کہتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ کوئی عروق پھٹ جائے تو تھوک کے ہمراہ خون آنے لگتا ہے۔ جسے نفث الدم کہتے ہیں۔ اگر شافی علاج نہ ہو اور قرحہ مزمن ہو جاوے تو اس میں پیپ پڑکر سل ہو جاتی ہے۔ چونکہ پھیپھڑہ ایک نہایت شریف اور متحرک اعضاء ہے۔ اس لئے یہ ماؤف تو بہت جلدی ہوتا ہے۔ مگر علاج پذیر نہیں ہوتا۔ اس لئے خالق حقیقی نے اسکو باحفاظت ایک مضبوط استخوانی صندوق میں مقفل کر رکھا ہے کہ ہر قسم کی خارجی حادثات اور تکلیفات سے محفوظ رہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین

پھیپھڑے کے اوپر حفاظت کے واسطے ایک آبدار جھلی منڈھی ہے۔ جس کو غشاء الریہ کہتے ہیں۔ نیز وہ اس کو تر بھی رکھتی ہے۔ کبھی اس جھلی کی عروق شعریہ

میں دوران خون درست نہیں ہوتا۔ تو بھی اجتماع ہوکر جھلی متورم ہوجاتی ہے۔ یا اسکا ترشح رطوبات زیادہ ہوجائے تو وہ رطوبات سینہ کی جوف میں جمع ہوجاتی ہے اسکا نام اجتماع الماء فی الصدر رکھا جاتا ہے۔

آلات غذائیہ اور ہوائیہ کا تعلق

آلات غذائیہ توخوراک انسانی کو مختلف حالتوں میں تبدیل کرتے ہوئے اور اپنا اپنا فرض منصبی ادا کرکے ایک دوسرے کے سپرد کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور فضلات کو مندفع کرتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ غذا خون کی شکل میں تبدیل ہوجاتی ہے جیسا کہ مفصل بیان ہوچکا ہے۔ لیکن پھر اس میں پورے طور پر صفائی نہیں ہوتی۔ کہ براہ راست اعضاؤں کی خوراک بن سکے۔ نیز اس میں جو اجزا (مواد مشتعلہ) حرارت پیدا کرنے والے ہیں۔ وہ حرارت غریزی کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ ان میں ابھی اشتعال پیدا کرنے والی چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور کچھ فضلات قابل اخراج ہوتے ہیں۔ اس واسطے یہ کمی آلات ہوائیہ پوری کرتے ہیں۔ اس طرح پر کہ ہوا کی آمد و رفت (تنفس) سے مواد مشتعلہ بھی بھڑک اُٹھتے ہیں۔ اور حرارت قائم رہتی ہے۔ اور فضلات بھی خارج ہوجاتے ہیں۔

سانس لینے کی فلاسفی

پھیپھڑے نیچے کی طرف سے بذریعہ رباطات حجاب حاجز کے ساتھ بندھے رہتے ہیں۔ حجاب کی ساخت عضلاتی ریشوں اور عصباتی جھلی کی ہوتی ہے۔ وہ نیچے اوپر حرکت کرتا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ پھیپھڑے بھی کھلتے مندتے رہتے ہیں۔ جب حجاب حاجز نیچے جاتا ہے۔ تو اس کے ساتھ سینے کا جوف زیادہ ہوکر پھیپھڑے کھلتے ہیں۔ اور حجم میں بڑھ جاتے ہیں۔ باہر کی تازہ ہوا بذریعہ سانس ان میں بھر جاتی ہے۔ پھر حجاب اوپر کو اُٹھتا ہے۔ تو جوف کم ہوکر پھیپھڑے بھچ جاتے ہیں۔ اور اندر کی ہوا باہر خارج ہوجاتی ہے۔ یہی سانس لینے کی فلاسفی

ہے۔ اور یہ سلسلہ سانس رات ہو یا دن۔ سوتے ہوں یا جاگتے۔ ہر وقت جاری رہتا ہے۔ اس بات کا تجربہ عام طور پر سکولوں میں بھی سانس کے اسباق پڑھاتے ہوئے کرایا جاتا ہے۔ مثلاً ایک بوتل جس کا پیندا (پیندا) نہ ہو (جو خاص اسی مقصد کے لئے ہی ہوتی ہے۔ لیکر اس کے منہ پر ایک ایسا کاک لگاتے ہیں جس کے درمیان ایک سوراخ ہو پھر ایک ربڑ کا پھکنا لیکر اس کے منہ پر ایک نلی باندھ کر نلی کو بوتل کے اندر کی طرف سے کاک کے سوراخ میں دبا دیتے ہیں۔ اس صورت میں وہ پھکنا بوتل کے اندر آجاتا ہے۔ اب بوتل کے پیندے پر ایک ربڑ یا کوئی پھکدار چیز کس کر خوب باندھ دیتے ہیں۔ (دیکھو شکل ہذا) اب پیندے کے ربڑ کو باہر کی طرف کھینچنے سے ہوا نلی کے ذریعے پھکنے میں داخل ہوتی ہے۔ کیونکہ پھکنے کے گرد بوتل کے اندر جو ہوا تھی اسکا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ اور باہر کی ہوا اندر داخل ہو کر پھکنے کو پھلا دیتی ہے۔ اور جب پیندے والی ربڑ کو اندر دباتے ہیں تو پھکنے کی ہوا باہر خارج ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بوتل کے اندر پھکنے کے گرد جو ہوا ہوتی ہے۔ اس کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس پیندے کے ربڑ کو اندر باہر کرنے سے پھکنے میں ہوا داخل خارج ہوتی رہتی ہے۔ اور اسکا حجم کم و بیش ہوتا ہے۔ یہی حال انسان کے جسم میں پھیپھڑے کا ہے۔ جسم کا ڈھانچا بوتل سمجھو اور پھکنا پھیپھڑے کی نلی قصبہ ریہ۔ اور پیندے کا ربڑ حجاب حاجز ہے۔ رہی یہ بات کہ بچپن میں تنفس کی حرکات زیادہ ہوتی ہیں۔ اور جوانی میں کم۔ سو اس کی یہ وجہ ہے کہ بچوں میں حجاب

حاجز کی وسعت کم ہوتی ہے۔ اس لئے زیادہ ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس میں تھرتھراہٹ کا فاصلہ کم ہوتا ہے۔ اور جوانوں میں حجاب کی وسعت کے زیادہ ہونے کے سبب اس میں لچک تھرتھراہٹ کا فاصلہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی مثال بعینہ جھولے کی سی ہے۔ تجربے کے طور پر دو دھاگے لیکر اس میں ایک ایک گیند یا گولا یا کوئی اور ایسی چیز ایک سرے سے باندھو۔ اور دوسرا ہاتھ میں پکڑ رکھو۔ یا کسی جگہ باندھکر لٹکا دو۔ ایک کا دھاگا لمبا اور دوسرے کا چھوٹا رکھو۔ پھر دونوں لٹو یا گولے ایک ہی وقفہ ایک ہی وقت میں ایک سیدھ سے ہلاؤ۔ کہ جھولنے لگیں۔ آپ دیکھوگے کہ چھوٹے دھاگے والا گولا جلدی حرکت کریگا۔ بہ نسبت دوسرے کے۔ سبب یہ کہ اسکو ہلتے وقت تھوڑا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ بہ نسبت دوسرے کے۔ دیکھو شکل ہذا

شکل ۱

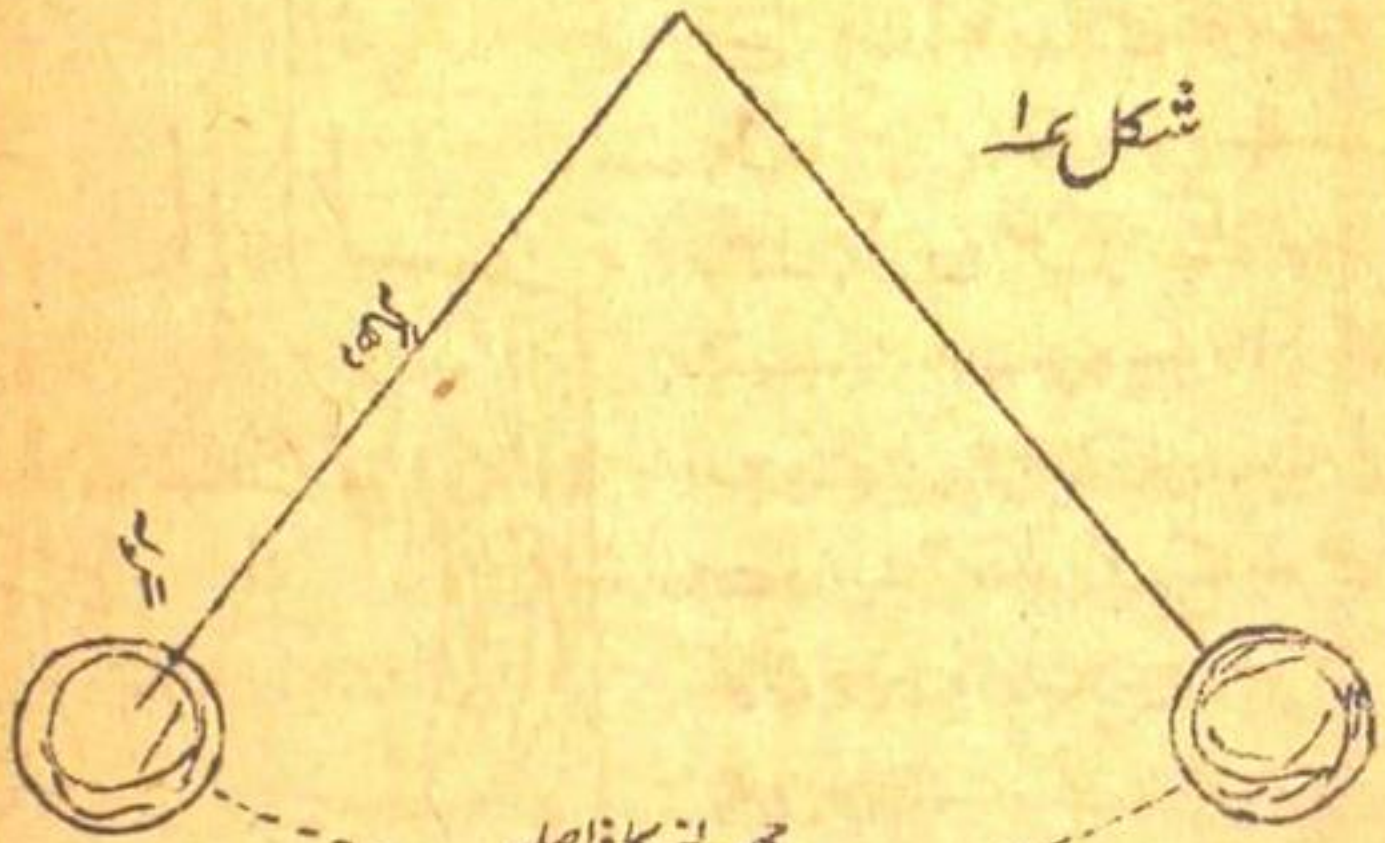

شکل ۲

مذاکرہ علمیہ اور نکات حکمیہ

گذشتہ سے پیوستہ

از موجد طب جدید

فم معدہ کے نزدیک ہو تو براہ دہن لیکن اگر قعر معدہ میں پہنچ چکی ہو تو براہ امعاء دفع کرنے کی کوشش کرتی ہے - پس ایسے وقت میں جبکہ معدہ کی دیواروں اور عروقوں سے رطوبات مترشح ہو رہی ہوتی ہیں - پھر کب عقل باور کر سکتی ہے کہ ایک ہی وقت میں ترشح بھی ہو اور رطوبات مافی المعدہ جذب بھی ہو رہی ہوں - یقینی بات اور صحیح اور سچی بات یہی ہے کہ اس وقت معدہ اس دوا کے اس طبخ یافتہ رطوبت کو جذب نہیں کرتا بلکہ اسکو بہت جلد نیچے امعاء کی طرف پھینکنے میں مشغول ہوتا ہے - چنانچہ یہ تو بھلا دوا ہے جس میں بدل ما یتحلل کی طاقت نہیں ہے - بسا اوقات ثقیل غذا جب پورے طور پر ہضم نہیں ہوتی تو بدہضمی کی وجہ سے چونکہ اسکا کیلوس غیر معتدل اور غیر صالح ہوتا ہے - تو طبیعت مدبرہ بدن اسکو بجائے جذب کرنے کے اندفاع کی طرف مشغول ہو جاتی اور بدہضمی کے اسہال آنے لگتے ہیں - حالانکہ اس غذا میں مسہلہ طاقت نہیں ہوتی صرف غیر صالح کیلوس پیدا ہونے کی وجہ سے اسکو طبیعت اسی طرح امعاء کی طرف دھکیل دیتی ہے - اور جذب نہیں کرتی تو پھر مسہلہ دوا کے مطبوخ کو کیوں جذب کرنے لگی جو کہ سراسر ایذا دینے والی چیز ہے - اسکو ضرور ہی بمعہ اسکی طاقت مخرشہ کے امعاء میں دھکیل دیتی ہے - پس وہ چیز جو امعاء میں آتی ہے وہ محض فضلہ نہیں جو بے اثر ہو بلکہ وہ معدہ کی حالت سے بھی زیادہ اثر والی حالت میں آجاتی ہے - کیونکہ معدہ میں تو وہ خشک حالت میں آئی تھی لیکن اب رطوبات معدہ سے ایک سیال صورت میں ہو جاتی ہے جو کہ جلدی نفوذ کی اہلیت رکھتی ہے - پس لامحالہ ماننا پڑیگا کہ وہ دوا جب معدہ میں تھی تو اسکا اثر بطی النفوذ تھا لیکن امعاء میں پہنچ کر اسکا

اثر سریع النفوذ ہونے کی وجہ سے بڑھ جائیگا۔ جس سے ثابت ہوگیا کہ وہ اعتراض سراسر بے بنیاد ہے۔

اب جبکہ یہ دلائل ثابت ہوگیا کہ اکثر مقی اور مسہل ادویہ خراش اور سوزش پیدا کرکے ہی قے اور اسہال لایا کرتی ہیں۔ تو اس سے نتیجہ بھی صحیح اور یقینی یہ نکلیگا۔ کہ جن لوگوں کے معدہ میں پہلے ہی سے بوجہ من الوجود خراش اور سوزش موجود ہوگی۔ انکو ایک معمولی سے معمولی مسہلہ دوا سے بھی قے ہوجانیکا احتمال ہوگا۔ کیونکہ جب معدہ پہلے ہی سے سوزشناک اور خراشناک ہے تو تھوڑی سی خراش پیدا ہوجانے سے ہی اس میں سخت ایذا پیدا ہوجائیگی۔ جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ فوراً وہاں اجتماع خون ہوجائیگا۔ جس سے معدہ میں گرمی کا احساس مریض کو ہوگا۔ پیاس غلبہ کریگی گھبراہٹ اور بے چینی ظاہر ہوگی۔ اور بالآخر بذریعہ قے کے وہ دوا خارج کردیجائیگی پس جب دوا بذریعہ قے خارج ہوگئی تو اب امعاء میں کونسی چیز جاکر عمل اسہال پیدا کریگی۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ایسے شخص کو قطعاً کوئی دست نہ ہوگا۔ لیکن برخلاف اس کے جس شخص کی امعاء میں پہلے ہی سے خراش اور سوزش کسی وجہ سے موجود ہے۔ اسے وہی دوا دیجائیگی تو اسکے معدہ میں چونکہ کمی خون کی وجہ سے یبوست زیادہ ہے اس واسطے وہ دوا وہاں سوزش اسقدر پیدا نہیں کرسکی کہ اسے طبیعت قے کی راہ سے خارج کرے۔ اس واسطے اس دوا کو امعاء کی طرف دھکیل دیگی۔ سو جب دوا آنتوں پر اثر انداز ہوگی تو چونکہ آنتوں میں پہلے ہی سے سوزش وغیرہ موجود ہے۔ اس دوا کے اثر سے بہت جلد بڑھ جائیگی اور عمل اسہال کافی طور پر ظاہر ہوگا۔

غرضیکہ جس شخص کا معدہ پہلے ہی سے سوزش دار اور ملتہب ہو رہا ہے۔ اسکو مسہلہ دوا سے بجائے اسہال ہونے کے قے ہوجانا زیادہ قرین قیاس ہے لیکن برخلاف اسکے جس کی امعاء علیا میں کسیقدر راتہاب اور سوزش مزمنہ موجود ہے مگر معدہ میں کمی خون اور سکون ہے۔ یعنی معدہ اپنے فعل میں کمزور ہے تو اسکو قے نہ ہوگی بلکہ اسہال بافراط پیدا ہونگے۔ اور تھوڑی سی مسہلہ چیز انکو جلاب لانے میں موثر ہوجائیگی

تمام ناظرین رسالہ سے عموماً اور ممبران انجمن خادم الحکمت سے خصوصاً

ایک ضروری التماس

آپ صاحبان سے پوشیدہ نہیں کہ رسالہ تبصرۃ الاطباء کا کام رطب و یابس مضامین اور سنے سنائے غلط ملط نسخہ جات کا شائع کرنا نہیں ہے۔ بلکہ میرا منشاء اس رسالہ کے ذریعے یہ ہے جیساکہ مقاصد انجمن اور مقاصد رسالہ کے پڑھنے سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ دُنیا کو صحیح اور سچے علوم سے آگاہ کیا جائے۔ اور ساتھ ہی تمام غلط اور فضول روایات کی تردید کی جائے جیساکہ میرے تمام مضامین بھی اول سے آخر تک اسپر گواہ ہیں۔ لیکن مجھے نہایت افسوس سے عرض کرنا پڑتا ہے کہ دیگر دوستوں کی طرف سے اس ضرورت کی طرف سے بہت بے اعتنائی ہو رہی ہے چنانچہ کالم تحقیقات و تجربات میں چونکہ ناظرین رسالہ و ممبران انجمن ہی کی طرف سے مضامین درج ہوا کرتے ہیں۔ اس واسطے بسا اوقات ایسے فضول نسخے بعض احباب کی طرف سے آجاتے ہیں جو کسی صورت میں بھی اس کالم میں اندراج کے قابل نہیں ہوتے۔ جنکو میں عموماً تلف کر دیا کرتا ہوں اور صرف وہی مضامین شائع ہوتے ہیں جنکو میں اس قابل سمجھتا ہوں کہ یہ واقعی مجرب ہیں یا احتمال ہوتا ہے کہ شائد تجربہ میں صحیح ہوں۔ لیکن مجھے نہایت افسوس ہے کہ ان مجربات کے متعلق ناظرین کی طرف سے کسی قسم کی تائید یا تردید کی آواز نہیں آتی حالانکہ ناظرین رسالہ کا عموماً اور ممبران انجمن کا خصوصاً فرض ہے کہ انکے متعلق خود تجربہ کریں۔ اگر تجربہ میں غلط ثابت ہوں تو انکی تردید کریں تاکہ دوسرے ناظرین انکے تیار کرنے کی تکلیف نہ اُٹھائیں۔ نیز ایسے فضول نسخے بھیجنے والے آئندہ محتاط رہیں۔ جیساکہ کچھ عرصہ ہوا ایک ایسے ہی نامہ نگار کے ایک نسخہ کی بابت تردیدی مضمون لکھکر آپ سب صاحبان کو ایک سبق دیا تھا۔ لیکن اگر تجربہ پر کسی صاحب کا کوئی مضمون

یا کوئی مجرب نسخہ صحیح اور سچا ثابت ہو تو سب کا فرض ہے کہ اس کی تصدیق اور تائید میں ضرور مضمون لکھیں تاکہ جنہوں نے ابھی تک اسکا تجربہ نہیں کیا انکو فائدہ پہنچے اور اس تائید ثانی سے انہیں اس نسخہ کے متعلق یقین زیادہ ہو اور اسے اپنے تجربہ میں لاسکیں۔ اور اس سے بڑھ کر فائدہ یہ بھی ہے اور یہ بہت ہی ضروری بھی ہے کہ صاحب نسخہ کی اس طرح حوصلہ افزائی بھی ہوتی ہے۔ جس سے آئندہ اور مجربات بھیجنے کی انہیں جرات حاصل ہوتی ہے۔ ورنہ اس طرح سے صحیح مجربات بھیجنے والوں کے بھی حوصلے پست ہو جاتے ہیں اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہمارے نسخوں کی چونکہ قدر نہیں ہوتی اس واسطے ہمیں کیا ضرورت ہے۔ کہ خواہ نخواہ اپنی ساری عمر کا اندوختہ بے قدری کی نذر کریں۔ اس مضمون کا محرک مجھے ایک خط بھی ہوا ہے۔ جو کہ جناب حکیم غلام حسین صاحب سکنہ سملال ضلع راولپنڈی کی طرف سے یہی شکایت لیکر آیا ہے۔ آپکو معلوم ہی ہے کہ ان کی طرف سے اب تک متعدد مجربات شائع ہو چکے ہیں جو کہ میرے نزدیک بھی بہت اعلےٰ معلوم ہوتے ہیں۔ مگر کسی صاحب کی طرف سے انکی تصدیق ہو کر حوصلہ افزائی نہیں کی گئی۔ میرا یہ منشاء نہیں کہ ہر ایک نسخہ کی خواہ نخواہ تصدیق کی جائے بلکہ جو نسخہ صحیح نہ ہو اس کی تردید کریں جسے میں نہایت خوشی سے شائع کرنے کو تیار ہوں۔ بلکہ حکیم غلام حسین صاحب خود شاکی ہیں کہ اگر میرے نسخے غلط ہیں تو پھر تردید ہی کرنی ضروری تھی لیکن خاموشی ٹھیک نہیں۔ جناب حکیم گنگا رام صاحب نے ایک نسخہ کی تردید کی تھی لہ سم الفار کا کشتہ مرسلہ حکیم غلام حسین صاحب بنایا جو غلط ثابت ہوا۔ اس پر حکیم صاحب بہت خوش ہوئے ہیں۔ بلکہ اس کی تصدیق میں جناب حکیم غلام محمد صاحب آف راولپنڈی کی طرف سے تصدیق بھی بھجوادی ہے جو کہ جوابات کے کالم میں درج ہے۔ سو آئندہ آپ سب صاحبان خصوصیت سے تین باتوں کی طرف ضرور توجہ دیں۔ اول یہ کہ صحیح نسخوں کی ضرور تصدیق و تائید کیا کریں دوم یہ کہ غلط نسخوں کی ضرور تردید کیا کریں۔ سوم یہ کہ خود بھی اپنے اپنے مجربات لکھکر ھل جزاء الاحسان الا الاحسان پر عمل درآمد کیا کریں۔ یہ طریق بھی اچھا نہیں کہ دوسروں کے تجربات کی طرف تو نظر ہو لیکن خود امساک سے کام

ہیں۔ ایسے لوگ کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ کم از کم انجمن خادم الحکمت کی عزت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور رسالہ کی توقیر کو مدنظر رکھتے ہوئے ہی ان ہر سہ معروضات کو آئندہ شرف قبولیت فرمائیں۔ والسلام (مدیر)

مراسلات

جناب اعلےٰ حضرت حکیم صاحب

تسلیم مع التکریم۔ مریضہ بعمر ۲۰ سال عرصہ دو ماہ سے بخار حرارت قے بیمار ہے۔ قے دو گھونٹ پانی کے استعمال کرنے سے بھی ہو جاتی ہے۔ خالی معدہ کچھ نہیں۔ لیکن باقی کچھ بھی اندر نہیں ٹھیرتا۔ نہ از قسم غذا نہ دوا۔ علاج دیسی و انگریزی ہر دو قسم کا ہوتا رہا ہے۔ نبض بطی اور ضعیف ہے۔ عرصہ سولہ یوم سے تو بالکل کچھ بھی اندر نہیں ٹھیرتا۔ کسی قسم کی زردی چہرہ پر یا آنکھ میں نہیں۔ جگر کی جانب کوئی بوجھ یا ٹین نہیں۔ قارورہ سرخ زردی مائل اور ذائقہ تلخ۔ اشتہا ہے۔ لیکن استعمال کرنے پر قے ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ ذکر کیا ہے۔ چونکہ اندر کچھ نہیں ٹھیرتا۔ لہذا قبض لازمی ہے۔ مسٹرڈو وغیرہ کا صفا کر کے بھی ادویات استعمال پر خارج ہو گئی ہیں۔ کاسر الریاح اشیاء سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ہاں دراکش آسوا گر ایک ایک مچھچہ (ٹی سپون فل) دیا جاوے۔ تو ہو جاتا ہے۔ اگر قے محض معدہ میں سوزش و اجتماع خون سے ہوتی ہے۔ تو محمراندیہ جب جلد معدہ پر طلا کی جاتی رہی ہیں۔ تو بوجہ امالہ کے فائدہ کیوں نہیں ہوا؟ یا ان میں کوئی اور راز ہے کیا سفوف سمی تقویت معدہ سے اجتماع خون کو زیادہ کر کے باعث زیادہ مرض ہو گا یا بوجہ تقویت معدہ کی حاصل ہو کر رطوبات زائد جو باعث تحریک معدہ بر قے ہیں دفع ہو کر مرض کے دفعہ کا باعث ہو گا۔ طب جدید کے ماتحت کچھ سمجھ نہیں آتی۔ مناسب سے فرما کر مشکور فرماویں۔ حکیم گنگا رام از سرائے سدھو

جواب مراسلہ

مکرم بندہ تسلیم۔ یاد آوری کا مشکور ہوں۔ مریضہ کے معدہ میں اجتماع خون معلوم نہیں

ہوتا۔ کیونکہ دو ماہ تک مرض حادہ نہیں رہ سکتی۔ غالباً اسکے معدہ میں یا تو سرطان ہے یا ورم کے بعد زخم ہو چکا ہو گا ہے۔ ایسی امراض میں افیون یا دیگر مخدر ادویات کا استعمال کرکے دوا دینی چاہیئے۔ تاکہ معدہ کی حس کند ہو کر قے نہ ہو۔ اور دوا سے زخم مندمل کرنیکی کوشش کریں۔ کیا کبھی مریضہ کو خونی قے بھی ہوئی ہے یا نہیں۔ آپ کو میں ضا کے فضل سے حاذق طبیب سمجھتا ہوں۔ اس واسطے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ آئندہ سرطان یا قروح معدہ میں سے جو مرض ثابت کرینگے علاج کافی کر سکتے ہیں البتہ ایک مجرب نسخہ لکھتا ہوں۔ بسمتھ سب نائٹراس اور سوڈا بائیکارب۔ دونو ہموزن ملاکر ایک ایک ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور یومیہ تین چار خوراک دیں۔ غذا آش جو دینا چاہیئے۔ یا چاولوں کی پیچھ یا فالودہ۔ یا انڈے دودھ میں ملاکر۔ فقط والسلام

احمد الدین مدیر رسالہ

جوابات استفسارات

بقیہ جوابات رسالہ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء

جواب نمبر ۴۲ ہومیوپیتھک اصول تمام ادویہ پر تو راست نہیں آتا۔ البتہ بعض ادویہ خصوصاً وہ جو کہ زہریلی ادویہ ہیں۔ اس اصل کے ماتحت آجاتی ہیں۔ یعنی جو دوا زیادہ مقدار میں کسی تندرست کو دینے سے جو جو علامات پیدا کرتی ہے وہی دوا تھوڑی مقدار میں انہیں علامات جیسی علامات والی بیماری میں مفید ہو جاتی ہے۔ باقی رہا فسٹ ایکشن اور سکنڈری ایکشن والا معاملہ سو یہ اصول صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ جب ہم اس دوا کو قلیل المقدار کرینگے تو جہاں اس کی تاثیر اول کم ہو جائیگی۔ وہاں اس کی تاثیر ثانوی بھی کم ہو جائیگی۔ کوئی سائنس اس امر کو ثابت نہیں کر سکتی کہ دوا کا وزن کم کرنے میں صرف تاثیر اول ہی کم ہو اور تاثیر ثانوی بالکل کم نہ ہو۔ بلکہ پہلے سے بھی بڑھ جائے مثلاً جب ہم تربد یا کالا دانہ کو ۶ ماشہ کی مقدار میں دیتے ہیں۔ تو اس کی اول تاثیر یہ ہوتی ہے کہ کھانے والے کو اسہال آنے لگتے ہیں لیکن

جب اس دوا کا عمل جسکو ہومیوپیتھک اطباء فسٹ ایکشن کہتے ہیں ختم ہو جاتا ہے تو اس کے بعد قبض پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کو وہ لوگ سیکنڈری ایکشن کہتے ہیں مگر جس وقت تربد وغیرہ کو ہم تھوڑی مقدار میں دینگے تو جیسے اس کی پہلی تاثیر مسہلہ کم ہو جائیگی۔ حتےٰ کہ بہت تھوڑی مقدار میں بالکل ہی کم اور غیر محسوس ہوگی۔ وہاں قبض کی تاثیر جس کو دوسری تاثیر سکنڈری ایکشن کہا جاتا ہے۔ وہ بھی کم ہو جائیگی۔ اور ضرور کم ہو جائیگی۔ حتےٰ کہ بہت ہی کم مقدار میں اسکی طاقت قابضہ بالکل معدوم ہو جائیگی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں جو مسہلہ دوا قوی دست آور ہوتی ہے۔ وہی قوی طور پر قابض بھی ہوتی ہے۔ لیکن جس دوا میں قوت مسہلہ کم ہوتی ہے اس میں دستوں کے بعد قبض بھی کم ہوتی ہے۔ حتےٰ کہ ملینات یعنی ہلکے مسہلات میں قبض بھی ہلکی ہوتی ہے بلکہ ملینات کے بعد عموماً قبض نہیں ہوا کرتی۔ جو اس امر کا پختہ ثبوت ہے کہ جس دوا میں تاثیر اول زیادہ ہوتی ہے اس میں تاثیر ثانی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پس جب ہم دیکھتے ہیں کہ مسہلہ دوا کو کم مقدار میں استعمال کرنے میں انکی تاثیر مسہلہ کم ہو جاتی ہے تو نتیجہ صحیح یہی ہے کہ اس کی بعد کی تاثیر بھی ضرور کم ہو جاتی ہے۔

تاثیر اول اور تاثیر ثانی کے الفاظ جو میں نے اس مضمون میں استعمال کئے ہیں وہ محض آپکے سوال کو مدنظر رکھکر یا ہومیوپیتھک اصطلاحات کے ماتحت لکھے گئے ہیں ورنہ طب جدید عالمگیر کسی دوا میں اور خصوصاً ایک ہی دوا میں دو تاثیریں نہیں مانتی بلکہ اس اصطلاح کو غلط سمجھتی ہے۔ کیونکہ جس تاثیر کو تاثیر اول کہا جاتا ہے وہ تو واقعی اس دوا کا خاصہ اور اثر سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن دوسری تاثیر جو اس دوا کے اثر ختم ہونے پر محسوس ہوتی ہے۔ وہ تاثیر دوا کی نہیں ہے بلکہ وہ طبیعت کا اثر ہے۔ جو دوا کا مقابلہ کرنے کے بعد تھک کر پیدا کرتی ہے۔ مثلاً دست آور دوا چونکہ امعاء میں سوزش پیدا کرتی ہے۔ اس واسطے اس سوزش کو رفع کرنے اور اس موذی چیز کو امعاء سے خارج کرنے کے واسطے طبیعت مدبرہ بدن خون کا اجتماع امعاء میں پیدا کر کے رطوبات کو

کثیر مقدار میں پیدا کرتی ہے۔ اس واسطے اسہال آنے لگتے ہیں۔ مگر جب طبیعت امعاء کو صاف کر لیتی ہے۔ اور موذی چیز کو خارج کر دیتی تو چونکہ اس نے ایک بہت بڑی محنت اُٹھائی تھی۔ اس واسطے پھر آرام اور سکون حاصل کرتی ہے۔ جسکو ہومیوپیتھک ڈاکٹر اپنی کم سمجھی سے اس دوا کی تاثیر ثانوی کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ ہاں اگر مجازاً ہم اس کیفیت ثانوی کو بھی اس دوا کی طرف منسوب کریں۔ کیونکہ اگر وہ دوا نہ دی جاتی تو طبیعت مدبرہ بدن کو نہ محنت کرنی پڑتی اور نہ ہی بعد میں اسے سکون حاصل کرنے کی ضرورت پڑتی تو اصطلاح جائز بھی ہو سکتی ہے۔ مگر مجازاً نہ کہ حقیقتاً۔ غرضیکہ ہر دوا میں ایک ہی تاثیر ہو سکتی ہے۔ دو نہیں اور ہرگز نہیں۔ یہ فسٹ ایکشن اور سیکنڈری ایکشن والا صرف ڈھکوسلہ ہے۔ جو ڈاکٹر ہنیومن صاحب نے محض قیاس سے تجویز کیا ہے۔ اور قیاس ہمیشہ درست نہیں نکلا کرتا۔ البتہ تجربہ متواترہ ایک ایسی چیز ہے جو کہ یقین کرنے کے قابل ہے۔

اس جگہ ہومیوپیتھک صاحبان ناراض نہ ہوں کہ میں نے ڈاکٹر ہنیومن صاحب جیسے ایک موجد فن کی ہتک کی ہے۔ کیونکہ میں نے صرف انکے ایک قیاسی مسئلہ کو غلط قرار دیا ہے۔ نہ کہ ان کی شخصیت اور عزت پر حملہ کیا ہے۔

میں ڈاکٹر ہنیومن اعظم کو بہت بڑی شخصیت کا انسان سمجھتا ہوں اور ان کی عزت کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ بقراط۔ سقراط۔ جالینوس۔ بوعلی وغیرہ حکماء متقدمین کے مقابلہ میں فن ایجاد میں نہایت ہی عظیم الشان انسان مانتا ہوں کیونکہ ڈاکٹر ہنیومن صاحب نے ایک ایسے فن کی ایجاد کی ہے جسکو ایجاد کرنا اور پھر اسکو دُنیا میں قائم کر دینا صرف انہیں کا خاصہ ہے۔ میں جب انکے کارنامے پڑھتا ہوں اور جب انکی مشکلات کی طرف توجہ کرتا ہوں تو حیران ہو جاتا ہوں کہ اس عظیم الشان انسان نے کسقدر محنت اور مصیبت سے اور کسقدر ذہن رسا اور عقل خداداد سے کام لیا ہے۔

ہاں قیاسی غلطیوں سے میں کسی بھی موجد فن یا ماہر و عالم فن کو معصوم نہیں مانتا

البتہ تجربات کے متعلق میں ہر ایک بزرگ کو واثق طور پر سچا مانتا ہوں خواہ وہ یونانی طبیب ہو یا ایلوپیتھی یا ہومیوپیتھی وغیرہ وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ میں جناب معلے القاب ڈاکٹر ہنیومن صاحب کو بھی اس فن کا امام مانتا ہوں۔ اور اسکے تجربات کو صحیح اور سچ سمجھتا ہوں۔ اور تسلیم کرتا ہوں کہ قلیل وزن میں اکثر دوائیں ایسے مریضوں کو مفید ہوتی ہیں جن کی علامات اس دوا کی زیادہ مقدار والی علامات کے مشابہ ہوں۔ اور یہ بھی مانتا ہوں کہ اس فن کو ایک فن کے طور پر صرف ہنیومن اعظم نے ہی ایجاد کیا ہے۔ اور یہ اصول صحیح ہے۔ مگر اس امر میں کہ کیوں کوئی دوا تھوڑے وزن میں ایسی امراض کو فائدہ کرتی ہے۔ جسکے زیادہ استعمال سے تندرست شخص میں ویسی ہی امراض پیدا ہو سکتی ہیں۔ مجھے اختلاف ہے۔ یہ نہیں ہے کہ دوا کا اثر ثانی اُس مرض کو زائل کرتا ہے۔ بلکہ میرے علم میں اس کی فلاسفی یہ ہے جو مختصر سی تمہید کے بیان کرنے کے بعد لکھی جاتی ہے۔ تمہید یہ ہے کہ ہر ایک دوا جو وارد بدن ہوتی ہے طبیعت مدبرہ بدن اسکا مقابلہ کرتی ہے۔ کیونکہ دواؤں میں غذائیت نہیں ہوتی جو کہ جسم کا بدل ما یتحلل ہو سکے اور طبیعت مدبرہ بدن اسکو مفید سمجھکر قبول کرے۔ بلکہ ہر ایک دوا عموماً اور زہریلی ادویات خصوصاً غذائیت سے عاری ہوا کرتی ہیں۔ اس واسطے جب کوئی دوا وارد بدن ہوتی ہے تو طبیعت ضرور اسکا مقابلہ کرتی ہے۔ اور چونکہ ہر ایک دوا کا اثر جسم کے تمام اعضاء پر نہیں پڑتا بلکہ خاص خاص اعضاء پر پڑتا ہے جیساکہ کئی دفعہ اس کی توضیح کی جا چکی ہے۔ اس واسطے طبیعت مدبرہ بدن بھی انہیں اعضاء کے افعال میں اسکے خلاف کمی و بیشی کر کے مقابلہ کرتی ہے۔ جیسے کہ یا تو طبیعت دوا پر غالب آ کر اسکے اثر کو مٹا دیتی ہے۔ اور یا خود اس سے مغلوب ہو کر تباہ ہو جاتی ہے۔ جب تک باہم مقابلہ رہتا ہے۔ تب تک غیر طبعی علامات حسب نوعیت اعضاء کے ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ جنکا نام مرض ہے اور غالب اور مغلوب ہونا طبیعت کی طاقت اور دوا کی طاقت کی کمی بیشی پر منحصر ہے۔ اگر دوا کی طاقت کمزور ہو گی تو طبیعت بحسب اس کی کمزوری کے جلد یا بدیر اور بآسانی

یا بدقت اسپر غالب آجائیگی اور اگر دوا زیادہ طاقتور ہوگی تو حسب اس کی طاقت کے مقابلہ کا عرصہ اور نتیجہ معرض ظہور میں آئیگا۔

اسی طرح سے تمام امراض کی پیدائش کا طریق بھی سمجھ لینا چاہئے کہ چونکہ دُنیا کی ہر ایک چیز جسم انسان پر اپنی خصوصی تاثیر کی وجہ سے خاص خاص اعضاء میں تغیر پیدا کرتی رہتی ہے۔ اگر وہ چیز تھوڑی طاقت کی ہے تو طبیعت اسپر جلد غالب آکر صحت کو قائم رکھتی ہے۔ لیکن برعکس صورت میں اسکے مقابلہ کے لئے اسے ضرور محنت کرنی پڑتی ہے جسے مرض کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ پس اگر محنت کے بعد طبیعت غالب آگئی تو صحت حاصل ہوگئی ورنہ بصورت مغلوب ہونے کے تباہی یعنی موت ہی نتیجہ ہوگا۔ پس حسب نوعیت موثرہ چیز کے کوئی خاص عضو مقابلہ کا جولانگاہ اور رزم گاہ ہوا کرتا ہے۔ اور حسب نوعیت عضو کے علامات متنوعہ ظہور پذیر ہوا کرتی ہیں۔ جیساکہ اطباء سے مخفی نہیں ہے۔

پس جب یہ معلوم ہوگیا کہ ہر ایک مرض کسی خاص عضو میں ہوتی ہے۔ اور اس کی خاص خاص علامات اس عضو کو مخصوص کر دیتی ہیں تو اسکے ہمشکل یعنی مشابہ وہی دوا ہوگی جو اسی خاص عضو پر مؤثر ہوکر اسی طرح کی علامات پیدا کرے لیکن جب ہم اس مرض میں وہی دوا تھوڑی مقدار میں دینگے تو چونکہ مقدار قلیل ہونے کی وجہ سے اسکا اثر کمزور ہے۔ اس واسطے طبیعت پر غالب تو آنہیں سکتی۔ مگر چونکہ آخر دوا ہے۔ غذا تو نہیں کہ طبیعت اسکو قبول کرے بلکہ دوا خواہ کسقدر تھوڑی ہو آخر دوا ہے جس کی بدن کو ضرورت نہیں۔ اس واسطے طبیعت مدبرہ اس کی تاثیر کے برعکس زور لگائیگی۔ اور اسکا مقابلہ شروع کردیگی جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ مرض میں خفت پیدا ہوجائیگی۔ کیونکہ دوا بھی مرض کے ہمرنگ تھی۔ جب طبیعت اسکا مقابلہ کریگی۔ تو اسی کے ضمن میں مرض سے بھی مقابلہ ہوجائیگا۔ گویا کہ طبیعت کی رو بدل جائیگی۔ مثلاً مریض کو دست آرہے ہیں۔ اب ہم نے دست آور دوا تھوڑے وزن میں دیدی۔ تو چونکہ وہ دست آور ہے۔ پس طبیعت اسکے خلاف جدوجہد شروع کردیگی۔ یعنی ایسے طور سے اسکا مقابلہ کریگی جس سے دست جاری

نہ ہوں۔ پس جہاں پہلے طبیعت خود اسہال لا رہی تھی اب دست آور دوا کو دیکھکر اسکا مقابلہ کرنے کے لئے دستوں کو نہ آنے کے واسطے اسباب مہیا کریگی جس سے مرض اسہال رفع ہو جائیگی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک مخدر چیز افیون وغیرہ تھوڑے وزن میں مخدر نہیں ہوا کرتیں۔ بلکہ الٹا محرک اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں۔ اس میں دو تاثیریں ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ طبیعت اسکے ذاتی خواص کے برخلاف اثر پیدا کر دیتی ہے۔ چونکہ مضمون زیادہ ہو گیا ہے۔ اس لئے ختم کرتا ہوں مفصل پھر کبھی۔ (مدیر)

جواب نمبر ۴۳ - پارہ مصفا۔ گندھک مصفا۔ مٹھہ تیلیہ مدبر ہر ایک ۶ ماشہ ترکٹا کی ہر ایک جزو ایک ایک تولہ۔ بیخ دھتورہ سفید ۳ ماشہ۔ تمام اشیاء باریک کوٹ کے رس ادرک سے گولی باندھ لو بقدر رتی رتی بس بخار کی اقسام نوبتی میں اترتے ہوئے وقت ایک گولی رس لیموں یا ست لیموں کو پانی میں گھول کر یا سونٹھ کے پانی افشردہ کے ہمراہ لینا چاہئے۔ باقی اقسام میں مناسب طبع بیمار بر رائے حکیم۔

(قاضی محمد غوث از لڑہ)

جواب نمبر ۴۴ - کشتہ سم الفار کی جو ترکیب حکیم غلام حسین صاحب نے لکھی ہے بالکل صحیح ہے۔ میں نے خود ایک دفعہ اسی ترکیب سے بنایا ہے۔ اگر صرف پھٹکری کے سفوف میں سم الفار کی ڈلی رکھکر توا آہنی پر رکھیں اور نرم آنچ جلائیں۔ تو سم الفار کشتہ ہو جاتا ہے۔ یہ بھی میرا آزمودہ ہے۔ میرے خیال میں آپ نے آگ تیز دی ہے۔ آگ بے دُود ہونی چاہئے۔ حکیم غلام محمد

جواب نمبر ۴۵ - سرعت انزال۔ یہ مرض اوعیہ منی کی ہے۔ یعنی اوعیہ منی میں ایک قسم کی ورم پیدا ہو جاتی ہے جسکو سوزش کے نام سے موسوم کرنا زیادہ موزون معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ورم میں پیپ پڑ کر آخر زخم ہو جاتا ہے۔ لیکن ورم اوعیہ منی میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس واسطے اسکا نام سوزش ہی رکھنا چاہئے۔ اس مرض میں اوعیہ منی کی حالت صحت کی حالت سے متفائر ہوتی ہے۔ حجم بھی کسی قدر صحت سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور رنگت بھی صحت سے زیادہ سُرخ دکھائی

احتمال نہ رہے۔

نسخہ اول۔ اسطوخودوس ۶ ماشہ۔ کالی مرچ ۷ عدد۔ دھنیا ۴ ماشہ تینوں کو تھوڑے سے پانی میں گھوٹ کر چھانکر بلا شیرینی وغیرہ کے پلا دیں۔

نسخہ دوم۔ کونین ۳ ماشہ۔ سوڈا سلی سلاس ۳ ماشہ۔ فنسٹین ۱ ماشہ۔ آب لیموں میں گولیاں دس عدد بنائیں۔ اور دو گولیاں روزانہ درد شروع ہونے کے وقت سے دو گھنٹہ پہلے کھلایا کریں۔

نسخہ سوم۔ سنکونا فبری فوج کو سلفیورک ایسڈ ڈائلوٹ حسب ضرورت میں گوندھ کر گولیاں نخودی بنالیں۔ خوراک چار یا پانچ عدد روزانہ ہمراہ دودھ یا پانی کے درد شروع ہونے سے پہلے۔ منیجر

جواب نمبر ۴۷۔ روغن دفلی مجربہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور جسکا نسخہ انجمن کے مطبوعہ رسالہ ہدیتہ الاطباء میں درج ہے۔ بواسیر کے لئے بہت مفید اور مجرب ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی بلا تکلیف مسے مرجھا جاتے ہیں۔ (حکیم عطا محمد از قادیاں)

ایضاً۔ مرہم دافعہ مسہ بواسیر ہر قسم۔ خستہ خربا ۳ عدد۔ خستہ تمر ہندی خورد ۳ عدد سکہ ۳ ماشہ۔ صاف پتھر پر بذریعہ آب ہر سہ گھسا کر مرہم تیار کریں یا کہ ہر سہ کو حمام دست آہنی میں ڈال کر کوٹ کر باریک کریں۔ مطلب یہ ہے کہ سحق بلیغ کریں تاکہ دوا مسامات مسہ میں نفوذ اچھی طرح کر سکے۔ صبح دوپہر بوقت خواب بعد آب دست کے لیپ کیا کریں۔ دو ہفتہ تک استعمال کریں۔ (حکیم مولوی بہاؤ الدین شاہ صاحب)

جواب نمبر ۴۸۔ اگر فاعل مفعول کے اعضاء مخصوصہ میں کوئی نقص نہ ہو تو بطریق ذیل بعد طہر و پاکی کے ہمبستری کریں انشاء اللہ تعالےٰ گوہر مقصود حاصل ہوگا۔ اکثر بے اولاد جو میرے زیر علاج آئے ہیں اسی طریقہ سے کامیاب ہوئے ہیں وہو ہذا۔ مرد عروج میں حبوب مسکہ کھا کر قربت کرے۔ نسخہ گولیاں۔ عنبر قرحا ۱ تولہ۔ شنگرف ۱ تولہ۔ افیون ۱ تولہ۔ جائفل ۱ تولہ۔ مایہ شتر اعرابی ۱ تولہ شیر برگد ۱ تولہ۔ حبوب حصیہ تیار کریں۔ ایک گولی بوقت عصر شیر گاؤ سے اور

دیتی ہے۔ جس بھی صحت سے زیادہ تیز ہو جاتی ہے سمجھئے کہ تھوڑی سی حرکت ہی انزال کے لئے کافی ہوتی ہے۔

اسباب - جلق - اغلام - کثرت جماع - شہوانی خیالات - ان چاروں اسباب میں سے سبب اول اور سبب دوم چونکہ خلاف وضع فطری ہیں - اس واسطے ان میں اوعیہ منی کو نہایت دقت سے اخراج منی کا کام کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ احساس و اشتیاق طبعی حاصل نہیں ہوتا جس سے اوعیہ منی کو حظ پیدا ہو۔ پس زیادہ محنت سے زیادتی اجتماع خون ہو کر اس عضو کی حالت متغیر ہو جاتی ہے۔ لیکن سوم اور چہارم میں اگرچہ محنت مضر صحت نہیں ہوا کرتی لیکن تیزی حس بار بار کی احساس لذت کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے۔ جس سے قوت برداشت کم ہو جاتی ہے۔ اور سرعت انزال کی مرض قائم ہو جاتی ہے۔

علاج - سب سے بہتر علاج ترک اسباب ہے۔ اور اس کی مویدہ دوائیں ہیں جو **مضعف** باہ ہیں جن کے استعمال سے اوعیہ منی میں سکون اور کسی حد تک ضد کی حالت پیدا ہو جائے۔ اور وہ یہ ہیں - تخم فنجنگشت - بیجبند - سبوس ایسبغول - سمندر سوکھ - تخم سریالہ - تودری - تخم اٹنگن - بروائڈ - بدرالبنج بذرالقنب - دھتورہ وغیرہ وغیرہ - (مدبر)

جواب نمبر ۴۶ - قدرے نوشادر یا شورہ قلمی پانی میں حل کر کے مخالف سمت درد کے ناک کے نتھنے میں ایک دو قطرہ ڈال دیویں - فوراً آرام آجاویگا مریض کو چت لٹا کر دوا ڈالا جاوے - یا کہ قبل از نوبت تخم کشنیز ۶ ماشہ - اسطخودوس ۶ ماشہ - مرچ سیاہ ۶ عدد پانی میں گھوٹ کر پلا دیں - اسی طرح تین دن تک پلاویں - (حکیم مولوی بہاء الدین شاہ صاحب از کندیاں)

ایضاً - درد شقیقہ کے شروع ہونے سے پہلے ایک دو گھنٹہ نسخہ جات ذیل میں سے کوئی نسخہ دیدیں امید ہے کہ اول تو اسی روز درد کا دورہ نہ ہوگا ورنہ دوسرے دن یقیناً دورہ مرض نہ ہوگا - لیکن احتیاطاً تین چار یوم بلکہ ہفتہ تک دوا کا استعمال جاری رکھنا بہتر ہوتا ہے تاکہ مرض کے واپس آجانے کا

دوسری گولی بوقت شام روٹی اس رات نہ کھاویں۔ (حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب)

ایضاً۔ جو مرض مرد یا عورت میں باعث عدم حمل ہو اسکا علاج کرنا ہی حمل ہونے کے واسطے ضروری ہے۔ لیکن اگر بظاہر دونو میں کوئی مرض معلوم نہ ہو تو عورت غسل کے بعد ہر روز بوزن ۴ ماشہ نشاستہ علاج ہمراہ دودھ بکری کھایا کرے۔ اور مرد بوقت قربت عطر گلاب خفیف سا عضو پر طلا کیا کرے۔

(حکیم عطا محمد از قادیاں)

جوابات استفسارات بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۲

جواب نمبر ۴۷۔ ماہ اپریل کے رسالہ میں تیل مصطگی رومی کے نکالنے کی ترکیب دریافت کی گئی ہے۔ ترکیب تیل نہایت مجرب اور نایاب ارسال کی جاتی ہے۔ اگر مستفسر صاحب کو اسکے فوائد سے پوری واقفیت اور تجربہ ہے تو برائے مہربانی درج رسالہ فرما کر دیگر احباب کو بھی مستفید فرمائیں۔

مصطگی رومی ۵ تولہ۔ کھانڈ دیسی ۵ تولہ ہر دو کو آپس میں سحق کریں۔ ایک مٹی کی ہانڈی کے عین بیچ میں قدرے گیلی مٹی لگا کر اُسپر ایک چینی کی پیالی جسکے اندر ۱۰ تولہ تک تیل آسکے چسپان کر دیویں۔ بعد مصطگی رومی بمعہ نبات سفید سحق شدہ کو ہانڈی مذکور کے پیندے پر پیالی کی چاروں طرف پھیلا دیں۔ اور ہانڈی کے مُنہ پر ایک نوکدار کٹورہ کہ جسکا پیندا قدرے اُبرا ہُوا ہو۔ بطور ڈھکنا سیدھا رکھ کر گل حکمت کر دیں۔ اور کٹورہ میں پانی بھر دیویں۔ اور اُسکو دیگدان پر رکھ کر نیچے نرم آگ جلائیں حتےٰ کہ کٹورہ کا پانی جب گرم ہو جاوے۔ تو پانی کو کپڑے سے نکالکر دوسرا تازہ پانی ڈال دے۔ تین دفعہ یہی عمل کریں۔ بعد احتیاط سے ہانڈی کو اُتار کر بعد سرد ہونے کے ڈھکن نکال دیوے۔ تمام تیل پیالی میں ہوگا۔ احتیاط سے شیشی میں نگاہ رکھے۔ اور بوقت ضرورت استعمال کریں۔

(تابعدار غلام حسین موضع سملال ڈاکخانہ بسالی ضلع راولپنڈی)

جواب نمبر ۴۸۔ واقعی کوئی بخار ایسا نہیں جسکے متعلق کوئی اصول قائم

کیا جا سکے کہ فلاں تپ اسقدر عرصہ ضرور ہی رہتا ہے۔ خواہ علاج ہو یا نہ ہو وہ اس سے آگے پیچھے اُتر نہیں سکتا۔ خاص تپوں کے نام رکھ کر انکی خاص میعاد مقرر کرنے کا مسئلہ غلط ہے اسپر کوئی دلیل نہیں اور نہ تجربہ اس کی شہادت دیتا ہے۔ (مدیر)

جواب نمبر ۴۹۔ طب آزمائشی المعروف بہ خانہ شفاء قیمتی عمار مصنفہ حکیم سائیں بخش صاحب سنیاسی پتہ ذیل سے مل سکتی ہے۔ حاذم الحکماء حکیم حاکم علی خاں صاحب مالک شفاخانہ سنیاسی دروازہ بانسانوالہ شہر فیروزپور۔ یہ صاحب مصنف صاحب کے خلف الرشید ہیں۔ (محمد ابراہیم میر انجمن خادم الحکمت چک ۱۳۰ ضلع لائلپور)

جواب نمبر ۵۰۔ تربد واصل السوس کو مقشر و مجوف کرنا ضروری ہے تاکہ اصل موثرہ اجزاء کو الگ کر کے دیا جائے اور دوا میں بے اثر اجنا مل کر اسکے حجم کو فضول طور پر زیادہ نہ کریں۔ ورنہ یہ خیال کہ اسپر سانپ وغیرہ زہردار جانوروں کا زہر ہوتا ہے جو مقشر کرنے سے دور ہو جاتا ہے۔ یہ سراسر وہم پر مبنی ہے۔ اسی طرح خرفہ کو مقشر کرنا یا کشوث کو پوٹلی میں باندھنا سوائے نزاکت طبع اور تکلفات کے سوا کوئی فائدہ نہیں رکھتے۔ (مدیر)

جواب نمبر ۵۱۔ سوہاگہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک معدنی۔ دوسرا مصنوعی۔ معدنی کو سوہاگہ چوکیہ کہتے ہیں۔ اور مصنوعی کو سوہاگہ تیلیہ۔ معدنی اور غیر معدنی میں فرق یہ ہے۔ مصنوعی میں رطوبت ہوتی ہے۔ اور معدنی برعکس مصنوعی کے تلعی اور بورہ ارمنی سے بنتا ہے۔ دودھ میں جوش دیکر جب وہ منعقد ہو جاتا ہے تو کام میں لاتے ہیں۔ معدنی کی خصوصیت یہ ہے کہ لوہے کو نرم کر دیتا ہے۔ کھانے میں سوہاگہ چوکیہ مستعمل ہے۔ (ضیائے نظر)

جواب نمبر ۵۲۔ طب جدید کو جراثیم کی موجودگی سے انکار نہیں ہے۔ البتہ اس کی ماہیت اور اس امر میں کہ پیدائش امراض میں صرف جراثیم کو ہی دخل ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر صاحبان کا اعتقاد ہے۔ بالکل انکار ہے۔ کیونکہ اگر جراثیم کو ہی واحد سبب مرض تسلیم کیا جائے تو افعال الاعضاء کی طرف معالج کی توجہ بالکل نہیں جاتی۔ اس واسطے اکثر اوقات معالج صرف قاتل جراثیم ادویہ میں ہی

سوچ بچار کرتا رہتا ہے - اور افعال الاعضاء کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتا - اور اس طرح مریض ضائع ہو جاتا ہے - جیسے ایک یونانی طبیب اخلاط کی کمی بیشی کے خیال میں محو ہو کر اور افعال الاعضاء سے چشم پوشی کرتے ہوئے مریض کو تباہ کر دیتا ہے - لیکن افعال الاعضاء کو مدنظر رکھنے والا شخص خواہ جراثیم اور اخلاط کی طرف بالکل توجہ نہ دے تو بھی نہایت کامیابی کے ساتھ علاج کر سکتا ہے - اور بہت جلد مریض کی علامات مرض کا انسداد کر سکتا ہے - مثلاً اسی پلیگ کو سامنے رکھ لو کہ یہ ایک قسم کا نہیں ہوتا کسی مریض میں صرف گلٹی ہوتی ہے - کسی میں پھیپھڑہ ماؤف ہو جاتا ہے - کسی میں جریان خون ہونے لگتا ہے جس سے جلد پر سیاہ نشان پیدا ہو جاتے ہیں - کسی میں معدہ یا امعاء میں پھوڑا ہو جاتا ہے - کسی میں دست یا قے شروع ہو جاتی ہے - پس ایسے تمام مواقعہ پر معالج کو چاہئے کہ افعال الاعضاء کو مدنظر رکھتا ہوا ماؤف عضو کا علاج کرے - تو جلد کامیابی کی اُمید ہو سکتی ہے جیسا کہ اہل تجربہ سے پوشیدہ نہیں ہے - چنانچہ جراثیم کے ماننے والوں کو بھی آخر افعال الاعضاء کی طرف غور کر کے علاج کرنا پڑتا ہے تب ہی انکو کامیابی حاصل ہو سکتی ہے - لیکن برخلاف اسکے طب جدید کو جراثیم کا خیال بالکل نہ کرتے ہوئے صرف افعال الاعضاء کو تغیر دینے سے تمام علامات کے دور کرنے میں کامیابی حاصل ہو جاتی ہے - اور جراثیم خود بخود ہلاک ہو جاتے ہیں - اس کی وجہ یہ ہے کہ جراثیم خود بخود یہ مرض پیدا نہیں کر سکتے - جب تک غدد جسمی جو کہ صفائی خون کے لئے مقرر ہیں اپنے فعل میں ناقص نہ ہو جائیں - اور بدن میں جو گلٹیاں اپنے فرائض منصبی سے غافل ہونگی طبیعت مدبرہ انہیں کی طرف زیادہ توجہ دیگی - پس جسقدر وہ گلٹیاں کمزور ہونگی اسیقدر مرض زور سے ظاہر ہوگی - یہی وجہ ہے کہ خفیف قسم کا طاعون چنداں مہلک نہیں ہوتا - اور دیگر اورام مغابن (ادرام غدد) بھی اگرچہ انہیں گلٹیوں کے نقص فعل سے ہی ظاہر ہوا کرتی ہیں - مگر چونکہ ان دنوں میں عام آب وہوا ٹھیک ہوتی ہے - اس واسطے مرض زیادہ قوی نہیں ہوتی ہے - لیکن لیکن جب آب وہوا میں یک لخت تغیر آ جائے جیسا کہ تمام وبائی امراض کے وقت

ہو جاتا ہے۔ تو پھر چونکہ غدد اپنے افعال میں زیادہ کمزور ہو جاتی ہیں۔ اس واسطے مرض زیادہ زور سے ظاہر ہوتی ہے اور عام لوگ مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ دیکھو مرض اسہال اکثر ہوتی ہی رہتی ہے۔ اور عموماً موسم گرما کے اخیر میں آکا دور دورہ ہو ہی جاتا ہے۔ مگر جس سال موسم جلد تغیر میں آجائے اس سال مرض زیادہ زور سے اور عمومیت لئے ہوئے ظاہر ہوتی ہے۔ اور وبا کے نام سے موسوم کی جاتی ہے۔ اسی طرح نزلہ و زکام شروع موسم سرما میں ہمیشہ ہوا کرتا ہے۔ لیکن وہی جب وبائی رنگ اختیار کر لیتا ہے تو انفلوئنزا وبا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دیگر غدد میں اورام ہوتے رہتے ہیں۔ اور حسب طاقت مرض کے کم و بیش بخار بھی ہو جاتا ہے۔ مگر طاعون کا نام اس پر نہیں آسکتا۔ مگر جب وبائی رنگ اختیار کر لیں تو پلیگ کے نام سے موسوم کر دی جاتی ہیں۔ چونکہ موسم وبا میں زمینی اور سماوی انقلابات کثرت سے غیر معمولی طور پر ہوتے ہیں۔ اس واسطے اس کا اثر بھی غیر معمولی طور پر عام ہوتا ہے۔ پس کسی مرض کے عام ہو جانے کو ہی وبا کہا جاتا ہے۔ اور وبا کے دنوں میں ہی اس خاص مرض وبائی ایک وقت میں کم اندیشناک ہوتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات بالکل ہی اندیشناک نہیں ہوتی۔ مگر وبا کے دنوں میں وہی مرض سخت قسم کی مہلک ثابت ہوتی ہے۔ اس سے لازم نہیں آتا کہ وباء کے دنوں میں وہ کوئی اور مرض بن جاتی ہے۔ بلکہ صرف حق یہ ہے کہ چونکہ ان دنوں میں دنیا میں اسباب مرض کثرت سے اور عام طور پر وسیع ہوتے ہیں۔ اس واسطے عام لوگ اس میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور نیز عوارضات بھی معمول سے زیادہ شدید بلکہ بعض نئے عوارض بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو خفیف قسم میں نہیں ہوتے۔

محض جراثیم چونکہ مرض پیدا نہیں کر سکتے۔ جب تک وہ غدود میں جو کہ خون کی صفائی پر مقرر ہیں اپنے فعل میں ناقص ہو جائیں۔ اور نقص آب و ہوا کے خراب ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے جراثیم کی طرف خیال کرنا ضروری نہیں بلکہ افعال الاعضاء کی طرف زیادہ غور کرنا ضروری ہے۔ اور

باتوں کو اگر جانے بھی دیا جائے تو صرف ایک ہی بات طب ڈاکٹری اور طب جدید میں فیصلہ کر دیتی ہے کہ جراثیم سے آدمی کا بچنا اپنے اختیار میں نہیں ہے لیکن اپنے اعضاء کے افعال میں حسب منشا تغیر کر لینا اپنے اختیار میں ہے۔ اس واسطے حفظ ماتقدم بھی ہمارے واسطے آسان ہے کہ غدد جسم کے افعال کو پہلے ہی سے تیز رکھا جائے۔ جس کی وجہ سے قوت مدافعت مرض زیادہ ہو جائیگی۔ اور جسقدر جراثیم پیدا ہونگے انکو تباہ کرتی جائیگی۔ یعنی وہ غدد انکو ہلاک کر کے بذریعہ طبعی مخارج کے بدن سے خارج کر دینگی۔ اسی طرح جب مرض پیدا ہوگی تو بھی ہم ان غدد کے فعل کو تیز کرینگے اور انکو طاقت دیکر مرض کو دور کرینگے۔ اور جس عضو کی غدد زیادہ کمزور اور ماؤف ہونگی اس عضو کی خاص خاص ادویہ کا استعمال کرینگے۔ تو بہت جلد شفا حاصل ہوگی۔ برعکس اسکے ڈاکٹروں سے آجتک جراثیم تباہ ہوتے اور نہ کوئی ایسی تجویز ہو سکی جس سے جراثیم سے آدمی بچ سکے چونکہ مضمون زیادہ ہو گیا ہے۔ اسواسطے ختم کرتا ہوں قریباً آپکے تمام سوالات کا جواب ہو چکا ہے۔ مدیر

جواب نمبر ۵۳ کسی صاحب نے جواب نہیں لکھا۔ اور نہ ہی مجھے معلوم ہے کہ کتاب حرز یمانی کہاں سے مل سکتی ہے۔ (مدیر)

جواب نمبر ۵۴۔ میرے خیال میں حکیم دیویداس صاحب نے یونانی اطبا کی اصطلاح کے ماتحت ایسا لکھدیا ہے۔ اور ایسا ہو ہی جاتا ہے۔ کئی اصطلاحیں ایسی ہیں کہ میں خود بھی باوجود انکو غلط سمجھنے کے عادتاً استعمال کر لیتا ہوں۔ حق بات یہ ہے کہ تبخیر یا بخارات کوئی چیز نہیں ہیں جو کہ معدہ سے اُٹھکر یا کسی دوسرے عضو سے اُٹھکر دماغ کو جاتے ہوں۔ بلکہ جس حالت کو تبخیر کہا جاتا ہے۔ وہ محض اجتماع خون ہے جو سر میں ہو جاتا ہے۔ چونکہ جب کسی بڑے عضو میں کوئی خرابی وقوع میں آتی ہے۔ اور وہاں کے اعصاب دماغ میں اس بے چینی کی خبر پہنچاتے ہیں تو مساوقات دماغ میں بھی معکوس طور پر بے چینی پیدا ہو کر وہاں بھی دوران خون تیز ہو جاتا ہے۔ اسی کو متقدمین نے

تبخیر کے نام سے موسوم کیا ہے۔ مدیر

ایضاً۔ معدہ سے براہ راست انجرے کس رستے دماغ میں چڑھ جاتے ہیں جواباً عرض ہے کہ جب مسام وغیرہ بند ہو جاتے ہیں تو وہ بخارات جو مساموں سے اخراج پاتے ہیں۔ انقباض ہو کر معدہ میں جمع ہو جاتے ہیں تو اُنکے اجتماع سے خون کا دوران تیز ہو جاتا ہے تو وہ انجرات براہ شرائیں دوریدیوں وغیرہ کے دماغ کو تبخیر ہوتی ہے۔ دوسرے جو آپ نے تحریر کیا ہے کہ سائنس کا تجربہ ہے ہوا خالی جگہ جا سکتی ہے۔ بھری ہوئی جگہ میں نہیں جا سکتی۔ یہ مسئلہ بھی آپکا تسلی بخش نہیں۔ چونکہ سائنس والوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہوا پانی میں بھی امیز ہے پانی ہوا کے بغیر اور ہوا پانی کے بغیر ہرگز نہیں رہ سکتی۔ جیسا کہ مچھلی وغیرہ جانوران میں پایا جاتا ہے۔ اگر پانی میں ہوا ہے تو خون میں بھی ہوا ضرور ہونی چاہیئے۔ چونکہ خون بھی آب خاک آتش باد وغیرہ کا مرکب ہے خون میں ہوا رہنے سے دریدی شریانیں یعنی خون مملو وغیرہ رگوں میں بھی ہوا جا سکتی ہے۔ اور آپنے یہ بھی لکھا ہے کہ جو اور اغشیہ راستے میں آتے ہیں وہ کیوں متاثر نہیں ہوتے یہ بات بھی یقین دہندہ ہیں چونکہ جسقدر اکس مادہ مذکور میں تیزی و ہلکا پن ہوتا ہے اُسیقدر اور اغشیہ بھی متاثر ہوتے ہیں جیسا کہ انفلوئنزا (حمی نزلی) وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

(پنڈت حکیم دیویداس واہگہ ضلع لاہور)

استفسارات

سوال نمبر ۵۵۔ وڑی چونہ سے کیا مراد ہے۔ جو بواسیر کی دوا میں جناب حکیم غلام محمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ (حکیم جے رام آنند از کیرت پور)

سوال نمبر ۵۶۔ ایسے کشتہ فولاد کی ضرورت ہے۔ جو پتاشہ کی مانند پانی میں حل ہو سکے۔ جے رام

سوال نمبر ۵۷۔ مجربات کے کالم میں جناب منشی محمد عبداللہ صاحب نروٹ

جمیل سنگھ ضلع گورداسپور نے کشتہ جات کی تعریف میں جو رطب اللسانی کام فرمائی ہے۔ کیا کہنا۔ بندہ نے ایک نسخہ کشتہ تانبا تیار کیا جس میں تانبا۔ قلعی۔ شنگرف رومی وغیرہ ادویہ بھی ملی ہیں۔ نہایت محنت اور دقت سے بنایا جسکا رنگ سیاہی مائل اور ۳ تولہ سے ۲½ تولہ نکلا اور پیس کر تیار کیا۔ پانی میں ڈالا تو سارے کا سارا ڈوب گیا۔ اسپر جناب منشی صاحب کی خدمت میں عریضہ لکھا۔ آیا یہ نسخہ جو بندہ نے تیار کیا ہے۔ درست ہے یا نہیں اور استعمال وغیرہ کی بابت تحریر فرماویں۔ اور چونکہ ہم کو کارخانہ میں ذرا دیر یا بدقت ملتے ہیں۔ اس لئے لکھدیا تھا۔ کہ آپ بیرنگ لفافہ ارسال فرماویں۔ لیکن دو ہفتہ گذر گئے۔ کہ جواب ندارد۔ میرے خیال میں تمام محنت رائگاں گئی۔ دراصل نسخہ ٹھیک نہیں اور یہ نسخہ تبصرۃ الاطبار بابت ماہ فروری میں ہے۔ (حکیم عزیز الدین نظامی)

(میرے خیال میں یہ کشتہ اسی طرح کا ہی تیار ہونا تھا۔ کیونکہ خود منشی محمد عبداللہ صاحب نے لکھدیا تھا کہ گورنمنٹ میں تیار کرنے والوں کو پسند نہ آئیگا وغیرہ البتہ منشی صاحب موصوف کو لازم تھا کہ جواب سے مستفسر صاحب کو ضرور مطمئن فرماتے۔ مدیر)

سوال نمبر ۵۸ مجھے حب ممسک کا نسخہ درکار ہے۔ جو بعد کھانے ترشی یا نمک انزال ہو۔ جن صاحب کا آزمودہ ہو۔ وہ جواب دینے کی کوشش فرمائیں سُنے سُنائے یا کتابی نسخوں کی ضرورت نہیں ہے۔ نسخہ لکھتے وقت کم خرچ و بالانشین کا خیال بھی ضرور مدنظر رکھ لیں۔ بعد استعمال نسخہ کی تصدیق و تکذیب رسالہ میں شائع کرائی جاویگی۔ (یکے از خریدار)

سوال نمبر ۵۹۔ اگر کوئی مرد کامل کشتہ فلوس سفید رنگ بذریعہ بوٹی یا دوا تیار کرنا جانتا ہو۔ تو نسخہ مکمل درج رسالہ فرما کر ممنون بنا دے۔ نسخہ اپنا کردہ ہو سنے سنائے کی ضرورت نہیں۔ نسخہ مذکور جس وقت تیار حسب منشاء ہو۔ تو رسالہ ہذا میں اُنکا شکریہ ادا کیا جاویگا۔ (یکے از خریدار)

سوال نمبر ۶۰۔ نارد یعنی رشتہ (عرق بنی) کا مجرب المجرب نسخہ اگر کسی

مہربان دوست کے تجربہ میں ہو۔ تحریر رسالہ ہذا کریں مشکور ہونگا۔ بشرطیکہ کتابی نسخہ نہ ہو۔ اور نسخہ ہذا کشتہ یا کوئی انگریزی پوڈر میں سے ہو۔ قلیل مقدار خوراک ۳ رتی یا چار رتی اور دو تین روز کے کھانے سے عارضہ مذکور نیست و نابود ہو جاوے اور پھر تمامی عمر میں نہ نکلے۔ (یکے از خریدار)

سوال نمبر ۶ - میرا ایک بھائی موسم گرمی میں بغیر پانی گذارہ نہیں کر سکتا ہر وقت کپڑے اُسکے پانی سے گیلے اور تر رہتے ہیں۔ جس وقت کپڑے خشک ہو جائے۔ تو ماہی بے آب کی طرح شیور وزبے آرامی نصیب ہے۔ یونانی اور انگریزی علاج بہت سے کئے۔ مگر فائدہ ندارد۔ ناظرین تبصرۃ الاطباء کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اگر کسی کو نسخہ مجرب آزمودہ معلوم ہو۔ براہ کرم رسالہ ہذا درج فرماویں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔ (یکے از خریداران)

تحقیقات و تجربات

منجانب جناب حکیم غلام حسین صاحب ساکن سہالہ ضلع راولپنڈی ممبر انجمن خادم الحکمت

برص - اس نسخہ کے اوصاف حمیدہ بھی دنیا میں عجیب دیکھنے میں آئے ہیں۔ کہ علاوہ برص کے قوت مردمی میں بھی اعلےٰ درجہ کے فائدہ مریضان میں بعد شفا پائے گئے ہیں۔ جن کی تعریف و توصیف خود انہوں نے اپنی زبان سے کی۔

اُ ہلدی چوا (جو کہ رنگریزوں کے پارچہ رنگنے کے کام میں آتی ہے) کوٹ چھانکر بوزن ۱۰ تولہ۔ نمک سیاہ ۳ ماشہ۔ پھٹکری سفید ۳ ماشہ۔ ہر سہ باریک شدہ لیکر چینی کے پیالہ میں ڈالکر شیر میش میں اسقدر بھگو دیں۔ کہ جملہ ادویہ تر ہو جائیں بس ایک شب رکھ کر صبح کو کھرل میں ڈالکر ۳ گھنٹہ خوب زور سے سحق کرکے برابر بیر جنگلی گولیاں بنا کر سایہ میں اچھی طرح سے خشک کریں۔ اگر پورے طور پر گولیاں خشک نہ ہونگی تو عمل میں فرق آجاویگا۔ اس لئے ایک گولی توڑ کر دیکھیں جبکہ تمام خشک ہو جاوے۔ تو آتشی شیشی میں ڈالکر بذریعہ پتا بخت کے بوزن ۱½ سیر

آگ میگنی بُزکی دیگر روغن کشید کریں۔ جو سُرخی مائل ہوگا۔ شیشی میں احتیاط سے نگاہ رکھیں۔

ب۔ سم الفار سفید ۲ تولہ۔ طوطیا سبز ۲ تولہ۔ نوشادر دیسی ۲ تولہ ہر سہ کو جدا جدا پیسکر کھرل میں ڈالکر ہمراہ روغن (الف) یعنے تیل بلدی سے چار پہر سحق کریں جبکہ مثل موم ہوجاوے تو بدستور ماسبق گولیاں بناکر سایہ میں خشک بطریق بالا کریں اور اُسی طرح روغن کشید کریں۔ یہ روغن اپنی رنگت سُرخ مثل شہد رکھیگا۔ روغن برآمدہ کو بحفاظت تمام بند شیشی میں نگاہ رکھیں۔

نوٹ۔ اگر برص کے لئے بنانا ہے۔ تو بس یہ تیار ہے۔ استعمال کرسکتے ہیں یعنے مریض برص کو قدرے حلوا تازہ قندی میں ایک سے دو قطرہ تک ڈال کر صبح صبح کھلائیں۔ انشاء اللہ چند روز ہی میں نمایاں فائدہ دکھلائیگا۔

اور داغوں پر صرف تیل (الف) تیار شدہ یومیہ لگاتے رہیں۔ صبح کو آب برگ نیم سے دھوڈالیں۔

ج۔ جبکہ عمل ب ختم کرکے روغن تیار ہوجاوے۔ تو بعد سن یعنے تھوم ایک پُوتھیہ مقشر شدہ یعنے چھلکا صاف کرکے بوزن ۱۰ تولہ کوٹ کر نغدہ بناکر اُس میں بوزن ۴ تولہ شنگرف ڈلی رکھ کر غلولہ بناکر اوپر سے ایک انگشت موٹا چکنی مٹی کا ضماد کردیویں۔ اور فوراً گیلا گیلا یعنے تری کی حالتمیں آگ آخگر یا چکدشتی میں رکھ کر پکا دیں۔ جبکہ اوپر والی مٹی پختہ ہوکر سُرخ ہوجاوے۔ تو فوراً باہر نکالکر گرم گرم توڑ کر دو سر ۱۰ تولہ نغدہ تھوم میں جو پہلے سے تیار رکھ کر بدستور اول چکنی مٹی کا ضماد کرکے اخگر آگ میں پکاویں۔ بس اسی طرح بدستور اول ۲۱ مرتبہ شنگرف کو تھوم میں پکانا ہوگا۔ لیکن یاد رکھیں کہ جسوقت تھوم سے گرم گرم نکالیں۔ تو شنگرف کو شہد خالص میں غوطہ دیکر بعد نغدہ تھوم میں رکھنا چاہئے۔ اسی طرح ہر ایک آگ میں شہد میں غوطہ دینا چاہئے۔ ۲۱ آگ میں زنجفر صالح ہوجاتا ہے۔ بعد کھرل میں ڈالکر باریک پیسکر روغن (ب) سے ۴ پہر سحق بلیغ کرکے گولیاں بناکر سایہ میں خشک کرکے آتشی شیشی میں ڈالکر بذریعہ پتالیختر ایک سیر آب میگنی بُزکی دیگر روغن کشید کریں ہر رنگ سُرخ تیار ہوگا بس تیار ہے۔ بوقت ضرورت دو تولہ مسکہ میں ایک قطرہ سے شروع کرکے ۵ قطرہ تک مریض نامرد کو دیں۔ اور ایک ہفتہ ۳ وقت غذا کا تماشہ دیکھیں۔ بعد ہفتہ [illegible]

جوان ہوجاتا ہے۔ بس یہ ترکیب ہے۔ زرنیخ۔ گندھک۔ تیل۔ مچھلی۔ تیل سرخ ہوجانے سے پہلے ہی بند کریں۔

اغراض و مقاصد

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) طب جدید و قدیم ہر قسم کے اصول علاج و تشریحات وغیرہ پر نظر کیجائے اور انمیں سے خذ ما صفا و دع ما کدر کے اصل پر ہر ایک سچی اور عمدہ بات لے لیجائے۔ خواہ وہ طب یونانی کی تحقیقات ہو۔ یا ویدک اور ڈاکٹری وغیرہ کی

(۲) تمام انتخاب کردہ صداقتوں کو باہم تطبیق دے کر کتابی صورت میں لایا جاوے اور ملک میں اسے رواج دیا جاوے

(۳) ہر قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ جو کہ موجودہ تمام طریقہ ہائے طب کی مجوزہ و مروجہ ہیں انکا مکرر امتحان و تجربہ کیا جاوے اور انکے صحیح صحیح خواص اور فوائد اور مقدار خوراک وغیرہ کا تعین و تقرر کیا جائے۔

(۴) ہر قسم کی مفرد و مرکب ادویہ جو مجربہ و محققہ انجمن ہوں انکا ذخیرہ فراہم کیا جائے۔ اور انکی ترویج اور فروخت کے لئے مختلف مقامات پر ایجنسیاں کھولی جائیں۔

(۵) مفردات کے ست۔ جوہر۔ روح۔ روغن وغیرہ نکالے جائیں اور انہیں سے مرکبات ترتیب دیئے جائیں۔ جو کہ استعمال میں آسان اور فوائد میں بڑھ چڑھ کر ہوں۔

(۶) علم کیمیا۔ علم جراحی۔ اور علم افعال الاعضا کی اشاعت اور ترویج کی جائے۔ اور اہل ملک کو اس سے باخبر کیا جاوے۔

(۷) ان تمام وسائل و ذرائع کو جو تکمیل و اصلاح اغراض و مقاصد انجمن کے متعلق معلوم و محسوس ہوں کام میں لایا جاوے۔

قواعد و ضوابط

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) ہر ایک طبیب اور طب سے مذاق رکھنے والا خواہ کسی طریق اور کسی شاخ طب سے تعلق رکھتا ہو۔ انجمن ہذا کا ممبر ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اغراض و مقاصد انجمن سے پورا پورا اتفاق رکھتا ہو۔ اور اسکی ترقی و بہبودی کے لئے ہر ممکن ذریعہ سے کوشاں رہے اور تمام قواعد و ضوابط پر کاربند ہو۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا۔ کہ تمام ممبران کے ساتھ رشتہ اتفاق و اتحاد کو بڑھائے اور انکو ہر ایک معاملہ میں عموماً اور طبی معلومات و ضروریات میں خصوصاً شرح صدر سے مستفیض و مستفید کرے۔ اور کسی قسم کی تنگدلی اور بخل کو روا نہ رکھے۔

(۳) انجمن کی ممبری کے لئے نہ کوئی داخلہ ہوگا۔ اور نہ ہی کچھ ماہوار یا سالانہ چندہ۔ ہاں جو شخص خوشی سے فنی خدمت سمجھ کر کچھ حصہ لیگا۔ اس سے بصد شکریہ قبول کیا جائیگا۔

(۵) ہر ایک ممبر کو حق حاصل ہوگا۔ کہ تمام معاملات و امورات انجمن میں اپنی آزادانہ رائے دے سکے بگر بعد مشورہ ممبران جس امر پر بمنظوری بانئ انجمن فیصلہ قرار پا جائے۔ اسکے برخلاف ناراضگی کا کوئی حق نہ ہوگا۔

(۶) انجمن کے تمام بڑے بڑے کام تجارتی اصولوں پر چلائے جائینگے۔ جن میں ہر ایک ممبر شامل ہو سکتا ہے۔ اور اپنی محنت یا زر تجارت کے ماتحت حصہ لے سکتا ہے۔

(۷) وقتاً فوقتاً قواعد و ضوابط انجمن میں مشورہ ممبران کے ماتحت ہر طرح سے ترمیم و تنسیخ ہو سکتی ہے۔

فرائض ممبران

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) جو شخص انجمن ہذا کا ممبر بننا چاہے۔ اسے لازم ہے کہ بذریعہ تحریر اقرار کرے کہ میں نے اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط انجمن کو ملاحظہ کر لیا ہے۔ مجھے تمام امورات کے ساتھ پورا پورا اتفاق ہے۔ اور میں حتے الوسع انپر عمل کرنیکی کوشش کرونگا۔ میرا نام بزمرہ ممبران لکھ لیا جائے اور اس خط پر پورا پتہ بمعہ تاریخ وغیرہ درج کر کے دفتر انجمن میں بھیجدے۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ جو اخبار یا رسالہ انجمن کی طرف سے جاری ہو اسکو خود خریدے اور اس کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(۳) جو ممبر باقاعدہ مطب رکھتے ہیں وہ حسب تحریر رسالہ ہدیۃ الاطباء اپنے زیر علاج مریضوں کے باقاعدہ رجسٹر بنائیں اور اپنی پریکٹس کی مختصر سی ماہواری رپورٹ دفتر انجمن میں ماہ بماہ بھیجتے رہیں

(۴) جنکا باقاعدہ مطب نہیں مگر علاج کرتے ہیں۔ انہیں بھی اپنے علاج کے کارنامے گاہ بگاہ منکشف کرتے رہنا چاہئے۔

(۵) ہر ایک معالج کے لئے لازم ہے کہ انجمن کی مجربہ و مصفہ ادویہ کو استعمال کرے۔ خواہ اپنے پاس رکھے یا کسی مقامی عطار اور دوا فروش کے پاس رکھوائے اور پھر خواہ وہ ادویات خود اپنے خرچ اور اپنے اہتمام سے تیار کرے یا کارخانہ خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کی تیار کردہ منگوائے

(۶) تشخیص امراض و تحقیق الادویہ میں نئی تحقیقات سے ایزادی کرنے میں کوشاں رہیں۔

(۷) غیر طبیب ممبران کا فرض ہے کہ پبلک کو انجمن کی طرف رہنمائی کریں۔ اور انجمن کی ہر ایک مفید بات سے مستفید کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔